بسم الله الرحمن الرحيم

© Cooperative office for Call & Guidance at Taif, 2012-03-04

King Fahd National Library Cataloging-in-Publication Data

Al-Toom, Mohammed Yahya
Course for a new muslim. / Mohammed Yahya Al-Toom-
6. .- Riyadh, 2012
51p ; 14x20 cm
ISBN: 978-603-90080-4-0

1 – Islamic preaching 2- Islam - Study and teaching
I- Title
252.2 dc 1433/3223

L.D. no. 1433/3223
ISBN: 978-603-90080-4-0

مقدمہ

الحمد لله الذي أكرمنا بالإسلام، وجعلنا من خير أمة ، والصلاة والسلام على أمام الدعاة، وقدوة الهداة ، محمد بن عبد الله ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبعد..

بے شک یہ کتاب کہیں بار طبع ہو چکی ہے یہ اس کا چھٹا طبع ہے، مجھے چاہت ہے کہ میں یہاں متعدد امور کی طرف اشارہ کروں:-

1-الحمد للہ اس کتاب کا اثر شروع سے ہی مبارک رہا ہے اور اس سے ہزاروں نئے مسلمان مستفید ہوئے بلکہ عام مسلمانوں نے بھی بہت زیادہ استفادہ حاصل کیا۔

2-اس کتاب کی خدمت میں اہل خیر کا بڑا کردار رہا ہے، اور اس سے دین کی بڑی خدمت ہوئی ہے میں ان کو سلام پیش کرتا ہوں اور ان سب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری سناتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: (من دعا إلى هدى كان له من الأجر مثل أجور من تبعه لا ينقص من أجورهم شيئاً) جو کوئی ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے اس کو اس پر عمل کرنے والے کی طرح اجر ملتا ہے اور دونوں کے اجر میں کوئی کمی ہوتی ہے۔ یہ دروس ایک مکمل پروگرام میں سے ایک حصہ ہے۔ جب نیا مسلم امتحان میں پاس ہو جاتا ہے اس کے بعد مکتب اس کی خدمت میں دس مسابقے پے در پیہ پیش کرتا ہے تاکہ اس کے شرعی علم میں مزید اضافہ ہو جائے۔ پہلا مسابقہ اس کتاب

میں نماز کے بارے میں تفصیلی طور ہوتا ہے۔نئے مسلم کو نماز سے متعلق سوالات کا پرچہ دیا جاتا ہے وہ اس کتاب میں سے نماز کی پوری تفصیل پڑھتا ہے اور پھر جواب لکھتا ہے کیونکہ نئے مسلم کے پاس وقت کی کمی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ روزانہ مکتب نہیں آسکتا۔اور وہ اپنی رہائش میں ہی ان سوالات کو حل کرتا ہے۔ اس کے بعد پھر جوابات مکتب میں لاتا ہے تاکہ اس کے صحیح جانچ ہو۔پھر اس کو پہلے مسابقہ کے انعام کے ساتھ دوسرا مسابقہ دیا جاتا ہے۔اسی طرح سے باقی تمام مسابقات دے جاتے ہیں سوائے رمضان کا' وہ شعبان میں دیا جاتا ہے اور حج کا' وہ شوال میں دیا جاتا ہے۔مکتب نے ان مسابقات کا اہتمام اس لئے کیا کیونکہ اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ نئے مسلم کے پاس پڑھنے کا وقت نہیں ہے تو غالبا وہ مکتب میں تعلیم حاصل کرنے اور مکتب کے دروس میں لمبی مدت کے لئے حاضر نہیں ہو سکتے ہیں۔اور آخر میں اللہ العلی القدیر سے مانگتے ہیں کہ وہ اس کو ان تمام لوگوں کی میزان حسنات میں ڈال دے جنھوں نے اس کو بڑھانے یا طبع نشر واشاعت اور تقسیم کرنے میں حصہ لیا ہے. **وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين .**

أخوكم/ محمد بن يحيى التوم

E-mail:
tahel2012@gmail.com

كلمة المدير العام للمكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالطائف

بسم الله الرحمن الرحيم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (**فو الله لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ**)**اخرجه البخاري ومسلم.** اللہ کی قسم اگر آپ کے ذریعہ ایک آدمی کو ہدایت حاصل ہو جاتی ہے وہ آپ کی لئے حمر النعم (سو سرخ اونٹوں) سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالطائف، ان افراد کے لئے جن کے سینوں کو اللہ تعالی نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے اور وہ اسلام میں داخل ہو گئے تعلیم کے بنیادی قواعد کو پیش کر رہا ہے اس کتاب کے مؤلف بھائی الدکتور/ محمد بن یحی التوم العسیري ہیں جن کو اس فیلڈ میں بڑا تجربہ اور مہارت حاصل ہے اور مکتب نے اس کتاب کو دین حنیف کی خدمت کی لئے مزید مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا ہے۔

اللهم إنا نسألك التوفيق والسداد

مدير عام المكتب

د . محمد بن إبراهيم الصواط

الفهرس

پہلی فصل: توحید

م	موضوع	صفحه
1	مراجعہ اسلام کے معنی	12
2	مراجعہ ارکان ایمان	19
3	مراجعہ ارکان اسلام	21

دوسری فصل: طهارت

م	موضوع	صفحه
1	وضوء	27
2	پانی کی قسمیں	30
3	وضوء کی شرطیں	31
4	وضو کو توڑ دینے والی چیزیں	32
5	مسح	32
6	غسل	32
7	تیمم	33

تيسري فصل: نما ز

م	موضوع	صفحه
1	نماز کی اھمیت	34
2	اذان واقامت	36

3	نمازوں کے أو قات	38
4	سنت مؤکدہ	38
5	نماز کا طریہ	39
6	سورت الفاتحہ	42
7	تشھد اول اور دوم	43
8	نماز کی شرطیں	44
9	نماز کے ارکان	45
10	نماز کے ارکان واجبات	46
11	نماز کو توڑ دینے والی چیزیں	47
12	نماز کے مکروھات	47
13	نماز کي سنتیں	48
14	سجدہ سھو	50
15	نماز باجماعت	53
16	نماز جمعہ	55
17	نماز وتر	55
18	نماز عیدین	56
19	نماز جنازة	56

20	مسافر کي نماز	57
21	سورج گرہن کی نماز	57
22	مسبوق کی نماز	58
23		
24		

چوتھی فصل: معاملات

م	موضوع	صفحه
1	معاملات	60

پانچویں فصل: محرمات

م	موضوع	صفحه
1	محرمات	61

چھٹی فصل: قرآن کریم

م	موضوع	صفحه
1	حفظ سورت اِلاخلاص والفلق والناس	63
2	سورت الفاتحہ کے کلمات اور معنیٰ	65
	خاتمہ	71

میرے نئے مسلمان بھائی !

اس اللہ کے لئے تمام تعریفیں جس نے آپ کو اسلام کی طرف رہنمائی فرمائی، اور ہم اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ آپ کو ثابت قدمی اور اس چیز کی توفیق دے جس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہو۔ اللہ تعالی کے فضل وکرم سے اسلام لانے سے ایک بندے کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اپنا دایاں ہاتھ آگے کیجئے تاکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، عمرو کیا ہوا۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! شرط رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کیا شرط رکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا(گزشتہ) گناہوں کی مغفرت کی۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اسلام (میں داخل ہونا) گزشتہ تمام گناہوں کو مٹادیتا ہے، ہجرت گزشتہ تمام گناہوں کو مٹادیتی ہے اور حج گزشتہ تمام گناہوں کو مٹادیتا ہے۔ (مسلم)

پہلی فصل: توحید

اسلام کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کی توحید کا اقرار کرتے ہوئے اس کی تابعداری کرنا، اطاعت کے ذریعہ اس کے حکم کی تعمیل کرنا، اور شرک اور مشرکین سے براءت کا اعلان کرنا۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے (إن الدين عند الله الإسلام) آل عمران: 19۔ بے شک اللہ تعالی کے نزدیک دین صرف اسلام ہی ہے۔

اسلام ہی رحمت اور عدل کا دین ہے. یہ وہ دین ہے جو اس کی تعلیمات کو مضبوطی سے پکڑ کر عمل کرنے والوں کو دنیا میں ایک کامل عزت والی مثالی زندگی عطا فرماتا ہے.

اسلام ہر قسم کے نقص تعارض خواہش نفس ناانصافی اور ظلم سے پاک دین ہے۔ایسا دین جو علم کا اہتمام کرتا ہے اور علماء کی عزت کرتا ہے ۔ عقل کا احترام کرتا ہے اور عقل والوں سے مخاطب ہوتا ہے۔

اسلام ہی ایسا دین ہے جو بشریت کے نفس کی مطالبات کو پوار کرتا ہے، اسی لئے ہر وہ چیز جو ان دونوں کی اصلاح کے لئے مناسب ہے اسے مشروع کیا۔ کیونکہ یہ اس اللہ کا دین ہے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے اور وہ اللہ اس کی ضروریات کو سب سے بہتر جانتا ہے جو اس کے نفس کے مناسب ہیں :(أَلاَ يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ)]الملك: 14. ترجمہ: خبردار ! کیا وہ نہیں جانتا ہے جس نے اس کو پیدا کیا ہے وہ بہت ہی باریک بین ہے۔ اسلام ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر قیامت تک ہر زمانے کے لئے ایک کامل وشامل دین ہے۔

اسلام ہر جگہ کے لئے مناسب اور کامل وشامل دین ہے اس میں کسی ملک یا قوم کی کوئی حد نہیں ہے بشریت اس کو دنیا کے کسی بھی کونے میں کسی بھی قوم میں اپنا کر بآسانی اس پر عمل کر سکتی ہے۔اور ایسے ہی یہ انسانی زندگی کے ہر مرحلے کے لئے مناسب اور کامل وشامل ہے۔اس کے ذریعہ انسان اپنی زندگی ہمہ گیر بنا سکتا ہے، ہر

تعلق کو مناسب طریقے سے ادا کر سکتا ہے ' اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکتا ہے 'بلندیوں کو چھو سکتا ہے اور اس کے ذریعہ اپنی اصلاح وحفاظت اور ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔ اسلام اس جہاں اور زندگی میں پائی جانے والی تبدیلیوں کے لئے کامل وشامل دین ہے جو شرعی احکام کے ذریعہ پوری رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام انسان کی نظروفکر کو دار دنیاوآخرت کی طرف مرکوز کرنے میں کامل وشامل دین ہے. یہ دونوں جہان کے لئے کامل ہے۔ دنیاآخرت کی کھیتی ہے جو چاہئے اس میں بیجے اور آخرت میں اس کو کاٹے گا۔اسلام ایک دین ہے جو انسانی زندگی کا پورا منہج ہے۔

اسلام ہی دین فطرت ہے: فطرت سے مراد ابتداءاور ایجادات ہے،اور فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں: (كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ) میں یہ ہے کہ ہر بچہ فطری جبلت اور طبعت کی ایک قسم پر پیدا ہوتا ہے اوراس سے وہ دین کو قبول کرتا ہے اگر وہ اسے چھوڑدے گا تو اس پر زیادہ دیر تک نہیں چل سکے گا، بلکہ اس کو اس کی فطرت سے اس کاماحول اور تقلیدی رسم رواج بدلتے ہیں۔

اسلام دین وسطیت ہے:

وسطیت ہی عدل وفضل وخیر اورتوازن ہے۔ پس اسلام عقیدے شریعت اور اخلاقیات کے تمام کاموں میں وسطیت کادین ہے۔اور یہ دیگر ادیان کے غلواور افراط میں وسط ہے۔ یہ انفرادیت اور اجتماعیت میں روح اور جسم کے مطالب میں وسط ہے کوئی ایک جانب ایک دوسرے پر غالب نہیں آتے مگر روح کی اصلاح اور جسم کی سلامتی کے لئے، فرد کی کامیابی اور معاشرے کی اصلاح کے لئے مناسب ہو۔. جیسے کی اسلام آخرت کے لئے عبادت اور عمل کا حکم دیتاہے،اور دنیامیں رزق اور معاش طلبی کی طرف توجہ دلاتا ہے اوراس کو عبادت قرار دیتاہے۔

اخلاق کا دین:

اسلام ہی اخلاق کا دین ہے۔اسلام میں کوئی ایسا شرعی حکم نہیں ہے مگر اس میں انسان کو اچھے اخلاق کی طرف راغب کرانے کا مقصد ہے۔یہ سچائی صبر درگذری عفو کا دین ہے، یہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون مدد اوروفا کرنے کا دین ہے۔ اسلام ہی دنیا کی اقتصادی اجتماعی اور سیاسی ہر مشکلات کا مثالی اور کامل حل ہے۔

اسلام قول عمل اور اعتقاد کا نام ہے

الف-زبان کا قول: کلمہ شہادتین کا پڑھنا:

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

ب- دل سے اعتقا درکھنا: یہ کہ ایمان کے چھ ارکان ہیں:

1-اللہ پر ایمان رکھنا۔2-فرشتوں پر ایمان رکھنا ۔ 3-اس کی کتابوں پر ایمان رکھنا۔ 4-اس کے رسولوں پر ایمان رکھنا۔ 5-آخرت کے دن پر ایمان رکھنا۔ 6-تقدیر کے اچھے برے ہونے پر ایمان رکھنا.

ج- اعضاء سے عمل کرنا ان چیزوں پر مشتمل ہے : 1: عبادات 2: اور معاملات

1- عبادات اسلام کے پانچ ارکان پر مشتمل ہیں: 1-کلمہ شہادتین 2 -نماز کا قائم کرنا 3 -زکواۃ ادا کرنا 4- روزہ رکھنا 5-حج کرنا۔

2- معاملات: زندگی کے تمام امور پر مشتمل ہیں.

ایمان

زبان کے اقرار، دل کے یقین اور اعضاء کے ساتھ اس کے مطابق عمل کرنے کو ایمان کہتے ہیں.

ایمان صحت عبادت کے لئے شرط ہے.
شرک وکفر تمام نیکیوں کو مٹا دیتے ہیں.
قال تعالى : (مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (97) النحل. ترجمہ: جو مرد اور عورت نیک عمل کرتے ہیں وہ مومن ہیں، ہم ان کو اچھی زندگی عطا کرتے ہیں، اور وہ جو کرتے تھے ہم ان کو اس سے کہیں زیادہ اچھا بدلا دیں گے۔
وقال تعالى :(وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (65) اللہ رب العزت نے (سورۃ الزمر: آیت 65) میں ارشاد فرمایا: ترجمہ (اور تحقیق آپ کی طرف وحی کی گی اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف اگر آپ نے شرک کا ارتکاب کیا تو آپ کے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے اور آپ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے.
قال صلى الله عليه وسلم :- الإِيمَان أَنْ تُؤْمِنَ بِالله وَمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ **وَشَرِّه**. رواه مسلم. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تو ایمان لا اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر آخرت کے دن پر اور تقدیر کے اچھے برے ہونے پر۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے .

ایمان کے ثمرات

ایمان سے ہی عقائد اور اعمال کی اصلاح ہوتی ہے، اور اللہ تعالی نے جنت میں داخل ہونے کا دارمدار ایمان پر موقوف رکھا ہےاور ایمان کو محبت پر موقوف رکھا ہےاور محبت سلامتی پر موقوف ہے اور سلامتی انسان کے ایمان پر موقوف ہے۔ایمان کے ساتھ انسان ایک سعادت مند اور خوشگوار زندگی بسر کرتا ہے۔

ایمان کا معنی یہ ہے کہ آپ اللہ کی عبادت اللہ کے نور بصیرت پر کریں۔اللہ سے ثواب کی امید رکھیں اور اللہ کے عذاب سے ڈریں۔ایمان زبان کے اقرار، دل کے یقین اور اعضاء کے ساتھ اس کے مطابق عمل کرنے کو ایمان کہتے ہیں۔ جو اطاعت سے بڑھتا ہے اور معصیت سے گھٹتا ہے۔ہم عظمت والے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ایمان کو بڑھائے اور ہمارے لئے مکمل کرے۔جیسے کہ دعاء میں ہے«اللهم أسألك إيمانًا كاملًا ويقينًا صادقًا» اے اللہ ہم تجھ سے ایمان کامل اور سچا یقین مانگتیں ہیں۔

ایمان کے ثمرات میں سے

دنیاوآخرت میں اچھے اثرات اور خوشگوار انجام:

1-اللہ تعالی کی اہل ایمان سے محبت اور اللہ تعالی اپنی مخلوق میں سے ایمان صرف ان ہی لوگوں کو عطا کرتے ہیں جو اس کے محبوب اور اصفیاہیں۔(أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ * الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ) ترجمہ: خبردار! اللہ کے اولیاء کو کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ غمگیں ہونگے جو ایمان لائے اور متقی تھے۔(سورت یونس:62-63) اور حدیث میں ہے: (بے شک اللہ تعالی دنیا جسے چاہتا اسے بھی دیتا ہے اور جسے نہیں چاہتا ہے اِسے بھی دیتا ہے مگر ایمان صرف اسے عطا

کرتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔آپ کو بہترین وصیت کرتا ہوں کہ آپ دل سے اللہ کی محبت کریں ایسا کیوں نہیں کریں گے جبکہ آپ کے اوپر اس کی طرف سے ہر طرف فضل وانعام کیا گیا ہے۔ہر چیز کی محبت کرنے میں آپ پہنچ سکتے ہو سوائے اللہ کی محبت کے اُس کے ساتھ جتنی محبت کروگے وہ بھی کم ہے۔اور تعجب ہے اگر آپ اس سے محبت کروگے تو وہ آپ کے ساتھ اس سے بھی زیادہ محبت کرے گا اور اگر آپ اس کی طرف ایک بالشت بڑھوگے وہ آپ کی طرف ایک گز آئے گا وہ اس کے باوجود آپ کے عمل سے بے نیاز ہے۔

2- اللہ تعالی اہل ایمان سے راضی ہوتا ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں: (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ) ترجمہ: اللہ تعالی ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہیں اور یہ ان کے لئے جو اپنے رب سے خشیت والے ہیں۔(سورت البینہ :8)۔دنیامیں سب سے عزت وعظمت والی چیز یہ ہے کہ اللہ اپنے بندے سے راضی ہو جائے۔جب اللہ بندے سے راضی ہو جائے تو وہ اسے سعادت مند بنادیتا ہے اور اسے بھی خوش وراضی کردیتا ہے اور اس کے دل کو صراط مستقیم پر ثابت کر دیتا ہے وہ جہاں بھی ہو کسی وقت جہاں کہیں جائے اس کے لئے خیر کے راستے کھول دیتا ہے بلکہ اللہ اس سے دنیامیں بھی راضی ہوتا اور موت کے وقت بھی۔

3- ان کے لئے پورا اور مکمل امن ہے۔اللہ تعالی کا ارشادہ ہے : ترجمہ : اور جو لوگ ایمان لائے اس کے ساتھ ظلم کو نہیں ملایا ان کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔(سورت الانعام :82)۔

4-دلوں کا ثبات : سب سے بڑی مصیبت دلوں کا اللہ کی اطاعت سے پھر جانا ہے اللہ تعالی کا ارشاد ہے : (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ)اللہ تعالی ثابت قدمی

عطا کرتا ہے مومنوں کو قول ثابت سے دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں۔(سورت ابراہیم : 27)۔پس اہل ایمان ہی ثلبت قدمی والے ہیں۔انہیں فتنے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے ہیں چاہئے وہ کتنے ہی عظیم کیوں نہ ہوں۔ ان کو آزمائشیں پھیر نہیں سکتیں چاہئے وہ کتنی ہی شدید کیوں نہ ہوں۔اس لئے کہ وہ اللہ کی رسی مضبوطی سے تھامے ہوتے ہیں۔

5-ہدایت اور رحمت: اللہ تعالی کا ارشاد ہے : (وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ) ترجمہ :اور جو اللہ تعالی پر ایمان لاتے ہیں وہ اس کے دل کو ہدایت عطا کرتا ہے۔(سورت التغابن : 11) یعنی اس کو ہر حال میں تمام کاموں میں پوری پوری ہدایت عطا فرماتے ہیں ایسی ہدایت جس کے ساتھ گمراہی نہ ہو۔

6-اطاعت کی لذت اور مناجات کی مٹھاس: حدیث میں ہے اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ کے رب اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ہونے پر راضی ہو گیا۔

7-اللہ تعالی اہل ایمان سے ہر مکروہ کا دفاع کرتا ہے۔اللہ تعالی فرماتے ہیں: ترجمہ : بے شک اللہ تعالی ان لوگوں کا دفاع کرتا ہے۔ جو ایمان لائے ہیں بے شک اللہ تعالی ہر خیانت کرنے والے کافر کو پسند نہیں کرتا ہے۔(سورت الحج: 38)۔ شیخ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : یہ مومنوں کے لئے خوشخبری وعدہ اور بشارت ہے کہ اللہ تعالی ان کو کافروں کے وسوسے نفس کی برائی کے شروں میں سے ہر شر سے دفاع کرتا ہے اور ان سے مکروہات کی تخفیف کرتے ہوئے بالکل انتہا کردی یہ دفاع ایک بندے کے مستقل کثرت ایمان کے حساب سے ہوتا ہے۔

ایمان کے ارکان

1-اللہ پر ایمان

اللہ تبارک وتعالی نے سورت اخلاص میں اپنا وصف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: {**قُلْ هُوَ اللَّـهُ أَحَدٌ . اللَّـهُ الصَّمَدُ . لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ . وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ**}

اللہ پر ایمان یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے وجود، ربوبیت،الوہیت اور اسماء وصفات پر پختہ ایمان لانا. پس اسی کے لئے پوری مخلوق ہے اسی کی بادشاہت ہے اسی کی تدبیر ہے، پس نہیں ہے کوئی خالق مگر اللہ ،نہیں ہے کوئی مالک مگر اللہ ،نہیں ہے کوئی کاموں کی کوئی تدبیر کرنے والا مگر اللہ اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

2-فرشتوں پر ایمان لانا

اللہ عزوجل نے فرشتوں کو اپنی عبادت ،تعظیم،تسبیحات اور پاکی بیان کرنے کے لئے پیدا کیا ہے ان میں سے کچھ وحی پہنچاتے ہیں کچھ بنی آدم کی حفاظت اس کی ثابت قدمی اس کی اچھائیاں اور برائیاں لکھنے مومنوں کے دعا واستغفار کرنے کے لئے کافروں کو عذاب دینے کے لئے ایسے ہی موت کے وقت روح قبض کرنے کے لئے اور صور پھونکنے پر مامور ہیں۔

3- اللہ کی کتابوں پر ایمان

اللہ تعالی کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لانا کہ اللہ تعالی نے انھیں اپنے نبیوں اور رسولوں پر نازل کیا تھا۔اللہ تعالی نے قرآن کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا، تورایت موسی علیہ السلام پر انجیل عیسی علیہ السلام پر اور زبور داود علیہ السلام پر یہ کتابیں سب کی سب سچیں تھیں ان میں نور ہدایت تھا اب یہ سب سچائی قرآن کریم میں ہے یہ ان کا مھیمین ہے۔

4- رسولوں پر ایمان لاتا

اس بات پر پختہ ایمان لانا کہ اللہ تعالی نے لوگوں کی ہدایت کے ل ئے ہر امت میں رسول مبعوث فرمائے جو انھیں صرف اکیلے اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دیتے اور غیر اللہ کی عبادت سے روکتے یہ سب کے سب صادق المصدوق تھے نیکو کار اللہ سے ڈر نے والے امانت دار تھے اللہ تعالی نے جو رسالت انھیں دی پوری ذمہ داری کے ساتھ پہنچایا ۔ ان میں سب سی پہلے رسول حضرت نوح علیہ السلام ہیں اور آخری نبی ورسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اب آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آسکتا ہے۔ان تمام نبیوں رسولوں کی محبت تعظیم توقیر ادب واحترام واجب ہے اس لئے کہ یہ افضل الخلق ہیں اس لئے کہ یہ لوگ اللہ کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے لئے رسالت لے کر آئے۔

5- آخرت کے دن پر ایمان لانا

اس بات پر پختہ ایمان رکھنا کہ ہر وہ چیز جس کے بارے میں اللہ تعالی اپنی کتاب میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں خبر دی کہ وہ موت کے بعد ضرور وقوع پزیر ہو نگی اور اس میں قیامت سے پہلے کی نشانیاں موت اور قبر کے حالات صور پھونکنا لوگوں کو حشر میں جمع کرنا دوبارہ زندہ ہونا قیامت کی ہولناکیاں محشر حساب وکتاب جنت وجہنم دیدار الہی فیصلہ سب ھی شامل ہیں۔

6- تقدیر پر ایمان لانا

اس بات پر پختہ ایمان لانا کہ جو کچھ بھی اس دنیا میں وقوع پزیر ہوتا وہ اللہ کے تقدیر سے ہوتا ہے۔

تقدیر پر ایمان لانے کے چار مراتب ہیں:

1-اس بات پر ایمان مجمل اور ایمات مفصل لانا کہ ازل سے ابد تک ہر چیز کا علم اللہ تعالی کے پاس ہے اور زمین وآسمانوں میں اس سے ایک ذرہ بھی غیب نہیں ہے۔

2-اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ تعالی نے یہ سب کچھ زمین وآسمان پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے۔

3-اللہ تعالی کے مشیئت وارادے پر ایمان لانا کہ اس دنیا میں جو کچھ اچھا برا ہوتا ہے یہ اللہ تعالی کے ارادے اور مشیئت سے ہوتا ہے۔

4-اس بات پر ایمان رکھنا اس کائنات میں جتنی مخلوق ہے اللہ ہی ان کا خالق ہے وہی ان کا اور ان کے صفات اور افعال کا پیدا کرنے والا ہے.

اسلام کے ارکان

عن ابن عمر رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول (بنى الإسلام على خمس شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة وحج البيت وصوم رمضان) متفق عليه .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گی ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرنا زکاۃ ادا کرنا اللہ کے گھر کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔(متفق علیہ)۔

اسلام کی مثال ایک عمارت سے دینے کا مقصد یہ ہے کیونکہ ان پانچ ستونوں کے بغیر اسلام کی عمارت ثابت نہیں رہ سکتی ہے اور اسلام کی باقی خصلتیں اس عمارت کو پورا کرنے کے لئے ہیں۔جو ان پانچ پر کاربند رہتا ہے وہ مسلم کہلاتا ہے اور جو ان تمام ارکان کو چھوڑتا ہے یا ان میں سے کسی ایک رکن کا انکار کرتا ہے وہ مسلم نہیں ہوتا ہے یہ پانچ ارکان مندرجہ ذیل ہیں:

1-اسلام کے ارکان میں پہلا رکن کلمہ شہادتین شهادة أن لا إله إلا الله و شهادة أن محمدا رسول الله **معنى شهادة أن لا إله إلا الله** :ایسا اعتقاد و اقرار کہ اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔

اس کا پابند رہنا اور اس کے مطابق عمل کرنا۔

(فلا إله) اللہ کے علاوہ سب کی عبادت کا انکار کرنا اور عبادت کا حق صرف اللہ کا ہے۔

(إلا الله) ثابت کرنا کہ صرف اکیلا اللہ عبادت کا مستحق ہے۔عبادت ایک ایسا جامع لفظ ہے ہر اس ظاہری و باطنی اقوال و اعمال کا جنہیں اللہ تعالی پسند فرماتے ہوں اور ان سے راضی ہو۔

ظاہر عبادات جیسے: کلمہ شہادتین کہنا، نماز پڑھنا، زکوۃ دینا، روزہ رکھنا، حج کرنا، جہاد کرنا، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنا مظلوم کی مدد کرنا لوگوں کو خیر کی تعلیم دینا دعوت الی اللہ وغیرہ۔

باطنی عبادت: اللہ پر ایمان لانا، اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر آخرت کے دن پر اور تقدیر کے اچھے برے ہونے پر ایمان لانا اور اللہ سے خوف وخشیت امید توکل رغبت و رھبت مدد محبت، اللہ کے لئے دوستی و دشمنی رکھنا وغیرہ۔ یہ بات یاد رکھیں ظاہری اعمال کا دل کے ساتھ موافقت کے بغیر ہرگز قبول نہیں ہوتے ہیں۔عبادت کے ثمرات جنہیں ایک مومن بندہ دنیا و آخرت میں ساتھی چتنا ہے مندرجہ ذیل ہیں:

1-آزادی: صرف اکیلے اللہ کی عبادت کرنے سے ایک بندہ جب اس کے سامنے ذلیل و حقیر ہوتا ہے مخلوق کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور سعادت مند خشگوار زندگی بسر کرتا ہے۔

2-روح کی غذا: بندے کی فطرت میں ہے کہ اس کا کوئی الہ معبود ہونا چاہئے جس کی وہ اطاعت وفرما نبرداری کرے اس کے حکموں کی تعمیل کرے اس پر اپنا معاملہ ڈالے اس سے مدد مانگے اس کے دربار در با ہو۔ تاکہ اس کی قربت سے امن وسکون محسوس کرے اور اپنے روح کی غذا حاصل کر کے سعادتمند ہو۔

3-جانچ: **امر بالمعروف** ونہی عن المنکر اور مختلف انواع کی عبادات میں تطبیق کے وقت ان میں سے آسان اور مشکل فرمانبردار اور نافرمان پسند اور ناپسند کی پہچان ہوتی ہی اس لئے یہ دنیا آزمائش وامتحان کی جگہ ہے۔

4-معاشرے کے لئے اصلاح کا راستہ: ایک فرد کی اصلاح سے ایک خاندان کی اصلاح ہوتی ہے اور ایک خاندان کی اصلاح سے ایک معاشرے کی اصلاح ہوتی ہے۔ پس عبادت ہی سعادت کا راستہ حقوق اور واجبات کی پہچاننے کا ذریعہ ہے۔ بلکہ اللہ کے حدود کا احترام اور ظلم وتعدی سے اور ایک دوسری سے ہاتھ روکنے کا سبب ہے۔

5-دنیا وآخرت کی کامیابی: اللہ تعالی نے اپنے بندوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر وہ اس کی افرمانبداری کریں اور صرف اس ی ہی کی عبادت کریں دنیا وآخرت میں عظیم خیر اور جنت کی کامیابی ہے۔

شهادة أن محمدا رسول اللہ کے معنی:

اس بات کا اعتراف کرنا کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جو تمام لوگوں کی طرف مبعوث کے گے ہیں، اس نے جو حکم دیا ہے اس کے مطابق عمل کرنا جو خبر دی ہے اس کی تصدیق کرنا اور جس سے روکا ہے اس سے اجتناب کرنا اللہ کی عبادت اس کی شریعت کے مطابق کرنا۔

زندگی اس کی سنت کے مطابق گذارنا اللہ تعالی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوہ بنا کر بھیجا ہے اللہ تعالی کا ارشاد ہے ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ یقینا رسول اللہ کی زندگی میں تمہارے لئے نمونہ ہے۔(احزاب:21) اللہ تعالی نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا تاکہ آپ لوگوں کو تاریکی و ظلمت سے نور کی طرف نکالیں اور ان کے ہاتھ پکڑ کر جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کریں اور انھیں اچھے اخلاق کا حکم دیا۔

اللہ تعالی کے ساتھ اچھے اخلاق: اللہ تعالی کی توحید پیش کر کے صرف اس اکیلے کے لئے عبادت کرنا' ظاہر و باطن میں اسی سے ڈرنا' اس کی پسند کو انجام دینا اور اس کی ناراضگی سے اجتناب کرنا۔

لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا: ان کے ساتھ قولی فعلی احسان کرنا' ان کے ساتھ اچھے معاملہ کرنا۔ اللہ تعالی نے آپ کو قرآن کی وحی لے کر بھیجا تاکہ اپنے ماننے والوں کے لئے ہر چیز میں اسوۃ اور رول ماڈل بنیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن تھا۔

2- اسلام کے ارکان میں سے دوسرا رکن نماز ہے

نماز کو تمام اعمال صالحہ سے منفرد عظمت و شان ہے کہ یہ بندے اور اس کے رب کے درمیان رابطہ ہے۔ یہ مخصوص اقوال و افعال ہیں جو تکبیر تحریمہ سے شروع ہوتے ہیں اور سلام پر ختم ہوتے ہیں جن کا مقصد اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنا اور اس سے دعا و مناجات کرنا یہ دین اسلام کا دوسرا رکن ہے اس کے ادا کئے بغیر انسان کا اسلام صحیح نہیں ہوتا ہے اللہ تعالی نے ہر مسلم پر دن رات میں پانچ نمازیں کئیں ہیں یہ نمازیں فجر ظہر عصر مغرب اور عشاء ہیں۔

ہم نماز کیوں پڑھتے ہیں؟

1-ہم نماز اللہ تعالی کی اطاعت اور اس کے حکم کی تعمیل کے لئے پڑھتے ہیں۔

2-ہم نماز اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے کے لئے پڑھتے ہیں کیونکہ اس نے ہمیں پیدا کیا اور ہماری اچھی شکل وصورت بنائی۔

3-ہم نماز اس لئے پڑھتے ہیں تاکہ ہدایت کی نعمت اور اس پر استقامت پر اللہ کے لئے شکر ادا کریں۔

4-ہم نماز اس لئے پڑھتے ہیں تاکہ ہم اللہ تعالی سے اجر اور مغفرت طلب کریں۔

5-ہم نماز اس لئے پڑھتے ہیں تاکہ اللہ تعالی ہمیں عزت سے جنت میں داخل کرے اور جھنم کی آگ سے نجات دے۔

3-اسلام کے ارکان میں سے تیسرا رکن زکاۃ ہے

اللہ تعالی نے نفس کو کنجوسی سے پاک کرنے اور فقیروں محتاجوں کے لئے مواسات کرنے کے لئے زکاۃ کو مشروع کیا۔اللہ تعالی نے مال میں سے ایک خاص نسبت مستحقین کے لئے فرض کیا۔

ہم زکاۃ کیوں دیتے ہیں؟

1- اللہ تعالی کا تقرب اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے۔

2- جلیل القدر نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے جس نے ہمیں عنایت فرمائیں ہیں۔

3- اپنے بدن مال اور اخلاق کو پاک کرنے کے لئے۔

4- اپنے فقیر محتاج بھائیوں کے ساتھ مواسات اور مشارکت کرنے کے لئے۔

1-ارکان اسلام میں سے چوتھا رکن روزہ رکھنا

کھانے پینے دن میں مباشرت اور ہر اس چیز سے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک رک جانے کو روزہ کہتے ہیں۔

1-ہم روزہ کیوں رکھتے ہیں؟

1- ہم روزہ اللہ کی فرمانبرداری اور اس سے اجر و ثواب کے لئے رکھتے ہیں۔

2- روزہ ایک مسلم کو شہوت پر کنٹرول اور صبر و تحمل کی تربیت کرتا ہے۔

3- ہم روزہ اس لئے رکھتے ہیں تاکہ ہمیں فقیروں محتاجوں کا احساس ہو جائے۔

4- ہم ورزہ اس لئے رکھتے ہیں تاکہ ہم اپنے ایمان کو مضبوط کریں نفس کو پاک کریں روزہ کے طبّی فائدے بہت زیادہ ہیں۔

5- ہم ورزہ اس لئے رکھتے ہیں تاکہ ہم جنت میں ریان دروازے سے داخل ہوں۔

1-اسلام کے ارکان میں سے پانچواں رکن حج ہے

حج کے وقت میں مکہ مکرمہ مشاعر مقدسہ کا قصد کرنا اور وہاں اللہ کے لئے عبادت کرنے کو حج کہتے ہیں۔ یہ بدنی اور مالی عبادت ہے۔ یہ اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے جب جانی مالی استطاعت ہو تو زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

ہم حج کیوں کرتے ہیں؟

1- اللہ تعالی کی دعوت و نداء قبول کرنے کے لئے۔

2- اللہ کے گھر کی زیارت کر کے خانہ کعبہ کا طواف کر کے اللہ کے لئے تعظیم کرنا۔

3- دنیا بھر سے آئے ہوئے مسلمان بھائیوں سے ملاقات اور مشاہدات کرنا۔

4- حج میں بھائی چارہ برابری تعاون اور محبت کے معنی واضح ہوتے ہیں۔

5- حج میں صبر و تحمل اور قربانی کی تعلیم ملتی ہے۔

6-حاجی حج کرکے اپنے گناہوں سے ویسے ہی صاف ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں سے پیدا ہونے کے وقت تھا۔

دوسری فصل: طهارت

وضوء

وضوء اور طہارت افضل اور جلیل القدر اعمال میں سے ہیں' اللہ تعالی ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹادیتے ہیں' اگر بندہ اللہ سے اجر حاصل کرنے کی غرض سے نیت خالص رکھے۔

میں وضو کیسے کروں؟

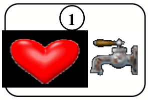

1- دل سے نیت کرے پھر بسم اللہ) کہے. دیکھیں تصویر نمبر (1)

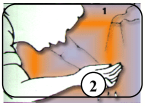

2- پھر اپنی ہتھیلیوں کو پانی سے تین بار دھویں۔دیکھیں تصویر نمبر (2)

3- پانی سے کلی کریں یعنی پانی کو اپنے منہ میں ڈال کر حرکت دیں۔پھر باہر نکال دیں ایسا تین مرتبہ کرنا مستحب ہے اور واجب ایک بار۔دیکھیں تصویر نمبر (3)

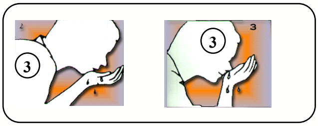

- ناک مین پانی ڈالنا یعنی ناک میں کھینچ کر پانی چڑہانا پھر زور سے جھاڑ کر ہوا کے ساتھ ناک سے باہر نکالنا اگر کوئی نقصان نہ ہو تو پانی زیادہ ڈالنا ایسا تین مرتبہ کرنا مستحب ہے اور واجب ایک بار۔ دیکھیں تصویر نمبر۔ (3

5- چہرہ دھونا: اس کی حد پیشانی کے اوپر بالوں سے لے کر ٹڈھی کی نچلی حد تک اور ایک کان سے لے کر دوسرے کان تک۔ دونوں کان چہرے میں شمار نہیں ہیں ایسا تین مرتبہ کرنا مستحب ہے اور واجب ایک بار۔ دیکھیں تصویر نمبر (5/4)

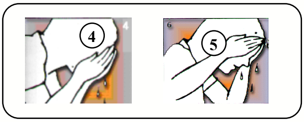

6- دونوں ہاتھ انگلیوں کے سرے سے لے کر کہنیوں تک دھونا اور دونوں کہنیاں دھونے میں شامل ہیں۔ پہلے دائیاں پھر بائیاں ایسا تین مرتبہ کرنا مستحب ہے اور واجب ایک بار۔ دیکھیں تصویر نمبر (6)

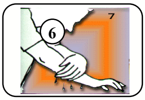

7- سر کا مسح کرنا: پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو تر کرے پھر سر کے اگلے حصہ سے لے کر گدی تک مسح کرے اور سنت ہے کہ پھر گدی سے شروع سر تک مسح کرتے واپس لائے۔ اس میں تین مرتبہ کرنا مستحب نہیں ہے جیسے کہ دوسرے اعضاء میں تھا۔ دیکھیں تصویر نمبر (7a/7b)

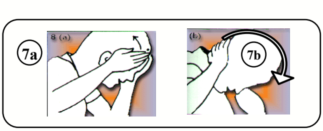

8- دونوں کانوں کا مسح کرنا: سر کے مسح کے بعد شہادت کی انگلی کانوں کے اندر اور انگوٹھے کو کانوں کے باہر سے ایک بار مسح کریں۔ دیکھیں تصویر نمبر (7c)

9- دونوں پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا پہلے دائیاں اور پھر بائیاں ایسا تین مرتبہ کرنا مستحب ہے اور واجب ایک بار۔ دیکھیں تصویر نمبر (8)

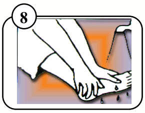

وضو کے بعد کی دعا وضو کے بعد کی دعا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: « ما مِنْكُمْ مِنْ أَحدٍ يتوضَّأُ فَيُبْلِغُ أَو فَيُسْبِغُ الوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ: أَشْهدُ أَنْ لا إِله إِلاَّ اللَّه وحْدَه لا شَرِيكَ لهُ، وأَشْهدُ أَنَّ مُحمَّدًا عبْدُهُ ورسُولُه، إِلاَّ فُتِحَت لَهُ أَبْوابُ الجنَّةِ الثَّمَانيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّها شاءَ » رواه مسلم ." تم میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں کہ جو پورا وضو کرے، پھر یہ کہے: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔" مگر اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو۔"

اور ترمذي نے یہ زیادہ کیا ہے: « اللَّهُمَّ اجْعلْني من التَّوَّابِينَ واجْعلْني مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ) اے اللہ مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں میں سے بنادے اور مجھے بہت زیادہ پاک رہنے والوں میں سے بنادے۔

پانی کی قسمیں

- طہور:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (إن الماء طهور لا ينجسه شيء)) بے شک پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے۔اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ یہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہ پانی ہے جس کا رنگ ذائقہ اور بو نہ بدلا ہو۔ پانی ان تین حالات میں بدلنے سے باجماع امت نجس ہوتا ہے۔جب نجاست ملنے سے اس کا ذائقہ یا رنگ یا بو بدل جائے جیسے اس میں کوئی مشروب کر جائے یا درختوں کے پتے وغیرہ سے نجس نہیں ہوتا ہے۔ یاد رہے جب تک پانی کا نام باقی رہتا یہ اپنی وہ طہوریت مفقود نہیں کرتا ہے۔

ہاں ! اگر کوئی چیز کے ملنے سے پانی کسی اور نام میں تبدیل ہو جائے جیسے : لسی، قہوہ، چائی وغیرہ تو اس صورت میں یہ پانی کے نام سے نکل جاتا ہے۔ لیکن وہ پانی اس ملاوٹ کے باوجود طاہر رہتا ہے لیکن طہور نہیں کہلائے گا۔ اس سے حدث و نجاست سے پاکی حاصل نہیں ہوتی ہے اس لئے یہ مقید پانی ہے نہ کی مطلق اور شرعی دلیلیں اس بات پر مشتمل نہیں ہیں کہ اس پانی سے پاکی حاصل ہوتی ہو۔ شریعت نے پاکی کے لئے صرف مطلق پانی کا وصف بیان کیا جیسے : بارش کا پانی، سمندر کا پانی، ندی کا پانی اور چشمہ کا پانی۔ والله ولي التوفيق .

- نجس:

نجس پانی: پانی تین حالات میں نجس ہو جاتا ہے:

1- جب **پانی تھوڑا ہو** ــــ دو قلوں سے کم ــــ اس میں نجاست واقع ــــ جیسے خود مردہ، پیشاب اور خون ــــ نجس ہو جاتا ہے. اگر چہ اس کے وصف میں رنگ ذائقہ اور بو بھی نہ بدلے ۔

2-جب پانی بہت زیادہ ہو ۔۔دو قلوں سے زیادہ ۔۔ اس میں نجاست واقع ہو تو اس سے رنگ بو اور ذائقہ میں سے کوئی وصف بدل جائے تو یہ نجس ہو جاتا ہے۔

- پانی اس صورت میں بھی نجس ہو جاتا ہے جب تھوڑا ہو اور اس سے نجاست صاف کی جائے' وہ اس سے بدل جاتا ہے'اس پر گذرنے سے اس میں مل جاتا ہے'وہ نجاست کی جگہ سے گذرا ہے۔ جیسے کوئی نجس کپڑے پاک پانی سے دھوتا ہے' پانی پاک ہے لیکن اس کے ساتھ ملنے اور اختلاط سے وہ نجاست میں تبدیل ہو جاتا ہے۔
- **نجس پانی کا حکم:** نجس پانی سے وضو اور غسل جائز نہیں ہے نہ اس کا پینا جائز ہے اور نہ کھانا پکانے کے استعمال میں جائز ہے وغیرہ.اور اس سے نجس جگہ اور کپڑا پاک نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ اس میں طہوریت کا وصف مفقود ہو جاتا ہے۔

- وضوء کی شرطیں

1- **تمیز:** بالغ عقلمند ہونا۔ کیونکہ پاگل کا وضو صحیح نہیں ہوتا ہے نہ ہی اس پر واجب ہے۔

2- **نیت:** ہتھیلیاں دھوتے وقت دل سے وضو کی نیت کرے'بسم اللہ کہے نیت کلی اور ناک میں پانی ڈالنے سے پہلے ہاتھ دھوتے وقت کریں۔

3- **پانی کا پاک ہونا:** اگر پانی نجس ہو تو اس سے وضوء درست نہیں ہوتا ہے۔

4- **پانی کا چمڑے تک پہنچنا:** ان چیزوں کا ہٹانا جو پانی کو چمڑے تک پہنچنے سے روکتیں ہیں۔

وضوء کو توڑ دینے والی چیزیں

1- سبیلین سے نکلنے والی چیزیں۔ 2- نیند اور بے ہوشی۔

3- اونٹ کا گوشت کھانا۔ 4- شرم گاہ کا بغیر حائل کے چھونا۔

*احتلام، مباشرت اور عورت کے حیض کے بعد ان پر غسل واجب ہوتا ہے۔

نوٹ: !ان حالات میں وضوء کافی نہیں ہوتا ہے۔

5- کسی حائل شدہ چیز پر مسح کرنا۔

مسح کی شرطیں

1- طہارت کی حالت میں پہننا۔ 2- ان دونوں کا پاک ہونا۔

3- مسح صرف وضوء کے لئے ہوتا ہے۔ 4- مسح صرف پاؤں کے اوپر والے حصہ پر ہوتا ہے۔

5- مسح شریعت کے مقرر کردہ وقت کے اندر ہی ہونا چاہیئے۔

مقیم کے لئے ایک دن ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن تین راتیں۔

غسل کن حالات میں واجب ہوتا ہے؟

1- اسلام میں داخل ہوتے وقت۔ 2- مباشرت کے بعد۔

3- احتلام کے بعد۔ 4- حیض کے بعد۔ 5- نفاس کے بعد۔

غسل کب مستحب ہوتا ہے:

1- نماز جمعہ کے لئے۔ 2- عمرہ اور حج کے لئے۔

3- نماز عید کے لئے۔ 4- میت کو غسل دینے کے بعد

غسل کرنے کا طریقہ

1- دل سے نیت کرنا۔ 2-دونوں ہاتھوں کو دھونا۔ 3-شرم گاہ کو بائیں ہاتھ سے دھونا .

4-دونوں ہاتوں کا دھونا۔ 5-وضو کرنا۔ 6-اپنے بالوں کو دہونا۔ 7-پورے جسم پر پانی بھانا۔

جنبی پر حرام چیزیں

1-نماز 2-خانہ کعبہ کا طواف 3-قرآن کریم چھونا 4- مسجد میں بیٹھنا

تیمم

تیمم وضوءاور غسل کے بدلے خاص حالات میں کیا جاتا ہے ان میں سے :

1-جب پانی دستیاب نہ ہو۔ 2- جب بیماری وغیرہ کی وجہ سے پانی استعمال کرنے سے عاجز ہو۔

3-جب پانی تھوڑا صرف پینے کھانا پکانے کے لئے ہو۔ 4-جب پانی بالکل ٹھنڈا یا بہت زیادہ گرم ہو۔

تیمم کا طریقہ

1-دل سے اس کی نیت کرے۔ 2-دونوں ہتھیلیوں سے زمین پر ایک بار ماریں۔

3-ان دونوں سے اپنے چہرے پر مسح کریں۔ 3-ان دونوں سے اپنی ہتھیلیوں پر مسح کریں۔

تیمم کی شرطیں

1-نیت کرنا۔ 2-نماز کے لئے وقت کا داخل ہونا۔

3- عذر کا پایا جانا جیسے : بیماری وغیرہ 4-جگہ کا پاک ہونا۔

تیسری فصل :نماز

1- نماز کی اہمیت:

- **نماز:** یہ اسلام کے ارکان میں دوسرا رکن ہے اور اسلام میں کلمہ شہادتین کے بعد اس کی سب سے زیادہ تاکید آئی ہے۔

- نماز بندے اور رب کے درمیان ایک رابطہ ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إن أحدكم إذا صلى يناجي ربه"، تم میں سے جب کوئی نماز پڑھتا ہے وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ اللہ تعالی نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے :جب بندہ {الحمد لله رب العالمين} کہتا ہے تو اللہ تعالی کہتا ہے حمدني عبدي، میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہے: {الرحمن الرحيم}، تو اللہ تعالی کہتا أثني عليّ عبدي، میرے بندے نے میری ثنا کی اور جب کہتا {مالك يوم الدين} ،تو کہتا: مجدني عبدي. میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی. اور جب کہتا: {إياك نعبد وإياك نستعين} کہتا ہے: هذا بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل، یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے یہ میرے بندے کے لئے ہے جو وہ مانگتا ہے اور جب کہتا: {اهدنا الصراط المستقيم * صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين}، کہتا ہے: هذا لعبدي ولعبدي ما سأل"یہ میرے بندے کے لئے ہے جو وہ مانگتا ہے۔

- **نماز:** عبادتوں کا باغیچہ ہے، اس میں ہر ایک کے لئے سرور ہے اس میں تکبیر ہے جس سے نماز کا آغاز ہوتا ہے' اس کے قیام میں نمازی اللہ کے کلام کی تلاوت کرتا ہے' اس میں رکوع ہے جس میں اللہ کی تعظیم بیان ہوتی ہے' رکوع کے بعد قیام ہے جو اللہ کی ثنا سے بھرا ہے اس میں سجدہ ہے جس میں اللہ کی بلندی کی تسبیح بیان ہوتی ہے دل سے دعا ہوتی ہے' دعا اور تشہد کے لئے قعدہ ہے اور یہ سلام پر ختم ہوتی ہے۔
- نماز مہم جوئی میں مدد ہے اور بے حیائی اور منکرات سے روکتی ہے ۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے: {وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلاةِ} ترجمہ: صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے: {اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلاةَ إِنَّ الصَّلاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ} ترجمہ: آپ تلاوت کریں جو کچھ آپ کی طرف کتاب میں سے وحی کی گی ہے اور نماز قائم کر' بے شک نماز بے حیائی اور منکرات سے روکتی ہے۔
- نماز مومنوں کا نور ہے ان کے دلوں اور محشر میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "الصلاۃ نور" نماز نور ہے ۔اور فرمایا: "من حافظ عليها كانت له نوراً وبرهاناً ونجاةً يوم القيامة" جو اس کو پابندی سے ادا کرے گا اس کے لئے قیامت کے روز نو' برھان اور نجات کا ذریعہ ہو گی۔
- نماز مومنوں کا سرور ہے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گی ہے۔

- نماز سے گناہ معاف کر دے جاتے ہیں اور برائیاں مٹادی جاتیں ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "أرأيتم لو أن نهراً بباب أحدكم يغتسل فيه كل يوم خمس مرات هل يبقى من درنه (وسخه) شيء"؟ قالوا: لا يبقى من درنه شيء، قال: "فكذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بهن الخطايا"، وقال صلى الله عليه وسلم: "الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة كفارة لما بينهن ما لم تغش الكبائر"، کیاتم دیکھتے ہو کہ تم میں سے کسی کے دوازے کے باہر ایک نہر چل رہی ہو وہ اس میں دن میں پانچ بار غسل کرتا ہے کیااس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہے گا؟لوگوں نے کہااس کے جسم پر کچھ بھی باقی نہیں رہے گا.آپ نے فرمایا: پس پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہی ہے کہ اللہ تعالی ان کے ذریعہ تمام خطاؤں کو مٹادیتے ہیں۔ اور فرمایا: پانچ وقت کی نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک ان کے درمیان چھوٹے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

2:- اذان اور اقامت

یہ فرض کفایہ ہے اگر کوئی ایک اذان دے دے تو باقی لوگوں سے گناہ ہٹ جاتاہے۔یہ صرف پانچ فرض نمازوں کے لئے سفر اور حضر میں ہے۔ کیونکہ یہ اسلام کی دو ظاہری عبادتیں ہیں ان دونو کو روک دینا جائز نہیں ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ». (متفق عليه) اگر نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی نماز کے لئے اذان دے، اور پھر تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرے۔(متفق علیہ)۔

اذان کی حکمت:

1- نماز کے وقت اور جگہ کا اعلان کرنا۔ 2-نماز جماعت کی طرف دعوت دینا۔

3- غافلوں کو آگاہ کرنا' بھولوں بسروں کو یاددہانی کرانا تاکہ وہ نماز ادا کریں جو اللہ کی بڑی جلیل القدر نعمتوں میں سے ہے۔

اذان کا طریقہ

الله أكبر، الله أكبر، الله أكبر، الله أكبر،
أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن لا إله إلا الله
أشهد أن محمدًا رسول الله، أشهد أن محمدًا رسول الله
حَيَّ على الصلاة، حَيَّ على الصلاة
حَيَّ على الفلاح، حَيَّ على الفلاح
الله أكبر، الله أكبر
لا إله إلا الله

- اذان فجر میں مؤذن کے لئے مشروع ہے کہ وہ حي على الفلاح کے بعد دو بار الصلاة خير من النوم» کہے۔

اقامت: نماز کھڑے ہونے کا اعلان: اس کا طریقہ:

الله أكبر، الله أكبر
أشهد أن لا إله إلا الله
أشهد أن محمدًا رسول الله
حَيَّ على الصلاة

حَيَّ على الفلاح

قد قامت الصلاة , قد قامت الصلاة

الله أكبر ، الله أكبر

لا إله إلا الله

2- نمازوں کے اوقات (وقت سے پہلے نماز قبول نہیں ہوتی ہے)

م	نماز	فرض نمازوں کی رکعت کی تعداد	اس کا وقت	وقت
1	فجر	2	فجر کا وقت طلوع فجر ثانی یعنی فجر صادق سے شروع ہو کر طلوع آفتاب تک رہتا ہے اور فجر ثانی اس وقت ہوتی ہے جب افق پر سفید روشنی مشرق کی جانب شمال سے جنوب کی طرف پھیلے۔	
2	ظهر	4	ظہر کا وقت زوال سے لیکر آدمی کے سائے کے برابر ہونے (یعنی) عصر کا وقت شروع ہونے تک رہتا ہے" .	
3	عصر	4	"ظہر کا وقت ختم ہونے (یعنی ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہونے کے وقت) سے شروع ہوتا ہے اور ااس وقت تک ہے جب تک سورج زرد نہ ہو"	
4	مغرب	3	اور مغرب کا وقت غروب آفتاب سے لیکر سرخی غائب ہونے تک رہتا ہے۔	
5	عشاء	4	عشاء کا وقت مغرب کا وقت ختم ہونے کے فورا بعد (یعنی آسمان سے سرخی ختم ہونے کے بعد) شروع ہو کر نصف رات تک رہتا ہے۔	

سنتیں: سنت مؤکدہ بارہ رکعت ہیں۔ ان میں سے چار ظہر سے پہلے دو دو کر کے پڑھنا' دو ظہر کے بعد پڑھنا۔ دو مغرب کے بعد پڑھنا' دو عشا کے بعد اور دو فجر سے پہلے پڑھنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پابندی کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

نماز کا طریقہ:

1- قبلہ کی طرف کھڑا ہو کر دل سے نیت کرے۔ دیکھیں تصویر نمبر (1)

2- پھ الله أكب) کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک یا کانو کی لو تک اٹھائے -دیکھیں تصویر نمبہ (2)

3- اپنا دائیاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کے اوپر سینہ پر باندھے اور سورت فاتحہ پڑھے یا کہے سبحان الله) یا ورقہ میں سے پڑھے جب تک وہ اس کو زبانی یاد نہیں کر لیتا۔ پھر اس کے ساتھ قرآن میں سے جو آسان لگے پڑھ لے پہلی یا دوسری رکعت میں۔ دیکھیں تصویر نمبر۔ (3)

4- دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے تکبیر کہے پھر رکوع کرے یہاں تک کی اس کی پیٹھ قبلہ رخ جھک جائے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے اور سبحان ربي العظيم) تین بار کہے۔ دیکھیں تصویر نمبر۔ (4/5)

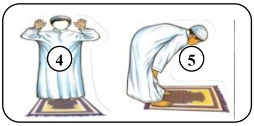

5- رکوع سے اٹھے اور سیدھا کھڑا ہو جائے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اسی طرح سے اٹھائے جیسے تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھائے تھے۔ اگر وہ امام یا اکیلا ہو سمع الله لمن حمد)کہے اور مقتدی ان کے پیچھے سب ہی ربنا ولك الحمد) کہیں گے۔ دیکھیں تصویر نمبر۔ (6/7)

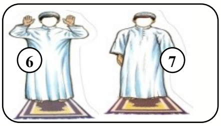

6- سجدے کے لئے بغیر رفع الیدین کے جھکے اور سجدہ سات اعضاء پر کرے دو ہاتھ دو پاؤں دو گھٹنوں اور پیشانی ناک کے ساتھ او سبحان ربي الأعلى) تین بار کہے۔ دیکھیں تصویر نمبر۔ (8)

7- دونوں سجدوں کے درمیان اپنا دائیاں پاؤں گاڑھ کر اپنے سرین کو بائیں پاؤں پر رکھ کر بیٹھیں اور کہیں(رب اغفر لي وارحمني)۔ دیکھیں تصویر نمبر۔ (9)

8- پھر پہلے کی طرح دوبارہ سجدہ کریں۔ دیکھیں تصویر نمبر۔(10)

9- سجدوں سے اٹھنا اور دوسری رکعت کے لئے قیام کرنا اس میں ویسے ہی کرنا جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا قیام قرأت رکوع اور سجدوں سے اٹھنا۔

10- دوسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد پہلے تشہد میں بیٹھے اسی طرح سے بیٹھیں جیسے دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تھے تشھد پڑھیں اور تشھد اخیر یا(سبحان اللہ) کہیں یا اسے یاد کرنے تک ورقہ سے پڑھے یہ جب نماز دو رکعت والی ہو جیسے نماز فجر۔ دیکھیں تصویر نمبر (11/12)

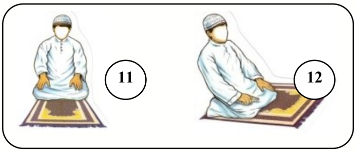

11- پھر اپنے دائیں طرف پھرتے ہوئے السلام علیکم ورحمة الله) کہتے ہوئے سلام پھیریں۔ پھر اپنے بائیں طرف پھرتے ہوئے السلام علیکم ورحمة الله) کہتے ہوئے سلام پھیریں۔دیکھیں تصویر نمبر (13)

اگر نماز تین یا چار رکعت والی ہو تیسری رکعت کے لئے اٹھنا اور اسی طرح سے کرنا جیسے پہلی اور دوسری رکعت میں کیا تھا۔ لیکن ان میں سورت فاتحہ کے بعد دوسری کوئی سورت نہیں پڑھنی ہے باقی دیگر تمام اقوال وافعال پہلے کی ہی طرح کرے۔

2 -سورت فاتحہ

{**بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم**} میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کی مدد اور برکت سے۔

{**الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**}: میں اللہ تعالی کی تمام صفات افعال اس کی ظاہری اور باطنی نعمتوں پر بے حد محبت اور تعظیم کرتے ہوئے اس کی ثناو تعریف بیان کرتا ہوں۔

والرب وہ جو خالق مالک متصرف اور نعمت عطا کرنے والا ہے۔

والعالمین اللہ عزو جل کے ماسوا عالم انس جن ملائکہ حیوانات۔

{**الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**}: یہ اللہ کے ناموں میں سے دو نام ہیں۔ **الرحمن**: عام رحمت والا۔

اور **الرحیم** : یہ رحمت کی صفت سے متصف ہے جو اس کے مومن بندوں تک پہنچتی ہے۔

{**مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ**} روز جزاء کا مالک' اس میں مسلم کو آخرت کی یاد دلائی گی ہے تاکہ وہ نیک عمل کرے۔

{**إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ**}: **نَعْبُدُ** اے رب ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں 'اور تیرے ساتھ کسی غیر کو عبادت میں شریک نہیں کرتے ہیں۔

ونَسْتَعِينُ اور تجھ اکیلے ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہر کام تیرے ہی ہاتھ میں ہے اس میں سے کوئی ایک ذرہ کا بھی مالک نہیں ہے۔

{**اهدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ**}: تو ہمیں سیدھی راہ دکھا یہاں تک کہ ہم تجھ سے ملیں۔

والصراط المستقیم یہ دین اسلام ہے جو جو اللہ کی رضا اور جنت تک پہنچاتا ہے۔ جس کے بارے

میں ہمیں خاتم الأنبیاء سید المرسلین محمد صل اللہ علیہ وسلم نے رہنمائی فرمائی ہے اس پر استقامت کے سوا دنیا میں سعادت کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔

{**صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ**} : ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے ہدایت اور ثابت قدمی سے انعام کیا ہے۔ نبیوں اور صالحین میں سے جنھوں نے حق کو پہچانا اور اس کی اتباع کی۔

{**غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ**} : ہمیں ان لوگوں کے راستہ سے دور رکھنا اور نجات دینا جن پر تیرا غیظ و غضب ہوا ہے اس لئے کہ انھوں نے حق کو پہچانا اور اس پر عمل نہیں کیا وہ یہودی اور ان جیسے لوگ ہیں۔ اور ان گمراہ لوگوں کے راستہ سے دور رکھنا جنھوں نے جہالت کی وجہ سے حق قبول نہیں کیا وہ نصرانی اور ان جیسے لوگ ہیں۔

پہلا اور دوسرا تشہد:

پہلا تشہد: پہلی دو رکعتوں کے بعد:

(التحيات لله والصلوات والطيبات ، السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته ، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين ، أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله).

دوسرا تشہد:

(اللهم صلي على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد ، اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد). یہ درود شریف نماز میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے پڑھنا چاہئے۔

نماز کی شرطیں

1-اسلام: غیر مسلم کی نماز صحیح نہیں ہوتی ہے. 2- عقل: پاگل کی نماز صحیح نہیں ہوتی ہے۔ 3-تمیز۔

4-رفع حدث: اکبر اور اصغر ،اگر کوئی حدث کی حالت میں نماز پڑھتا اس کی نماز درست نہیں ہوتی ہے۔اس پر علماء کا اجماع ہے۔ جیسے کہ امام بخاری حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کی نبی صل اللہ علیہ وسلم نی فرمایا: (لا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّ)جب تم میں سے کوئی حدث کرتا ہے اللہ اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں کرتا ہے جب تک وہ وضو نہ کرلیتا ہے۔

3- نجاست کو زئل کرنا: اگر کوئی نماز پھ رہا ہو وہ جانتا ہو کہ اس پر نجاست لگی ہوئی ہے ت واس کر نماز صحیح نہیں ہے۔ نمازی کو تین جگہوں سے نجاست صاف کرنا واجب ہے:

1-بدن۔ 2-کپڑے۔ 3-جس جگہ پر وہ نماز پڑھ رہا ہے۔

6- پردے کی جگہ کو چھپنا: اگر کوئی نماز پڑھتا ہے اس کا ستر کھلا ہے تو اس کی نماز درست نہیں ہے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے: (يَا بَنِي آدَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ) الأعراف /**31** اے بنی آدم تم ہر نماز کے وقت زینت اختیار کیا کرو۔

7- وقت کا داخل ہونا: باجماع علماء وقت سے پہلے نماز قبول نہیں ہوتی ہے اللہ تعالی کا ارشاد ہے: (إِنَّ الصَّلاَةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَاباً مَّوْقُوتاً) النساء /**103** . بے شک نماز مومنوں پر وقت مقررہ پر فرض ہے۔

8-قبلہ رخ ہونا: باجماع علماء اگر کوئی جان بوجھ کر استطاعت کے باوجود قبلہ سے ہٹ کر کہیں اور طرف نماز پڑھتا ہے تو وہ باطل ہے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے: (فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ

مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ) البقر /144 آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر دیں تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہرے اس کی طرف پھیر دو۔

9- نیت کرنا: جس نے بغیر نیت کے نماز پڑہی اس کی نماز باطل ہے جیسے کہ امام بخاری نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: (إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى) بے شک اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، ہر انسان کے لئے وہی ہے جس کی نیت وہ کرتا ہے پس اللہ تعالی کوئی بھی عمل بغیر نیت کے قبول نہیں کرتا ہے۔

9- نماز کے ارکان

نماز کے ارکان، چودہ ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1- فرض نماز کے دوران قیام کی استطاعت رکھنے والے پر قیام کرنا۔

2- تکبیرِ تحریمہ یعنی "اللہ اکبر" کہنا۔

3-سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنا۔

4- رکوع کرنا، رکوع کی کم از کم حالت یہ ہے کہ جھک کر اپنے گھٹنوں کو ہاتھ لگائے، اور کامل رکوع یہ ہے کہ جھکتے ہوئے کمر کو سر کے برابر سیدھی کرے۔

5-رکوع سے اٹھنا۔

6- رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہونا۔

7- سجدہ کرنا، کامل ترین سجدہ یہ ہے کہ پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، اور دونوں قدموں کی انگلیوں کے کنارے سجدہ کی جگہ پر اچھی طرح رکھے جائیں، اور کم از کم سجدہ یہ ہے کہ ہر عضو کا کچھ نہ کچھ حصہ زمین پر ضرور رکھا جائے۔

8- سجدہ سے اٹھنا۔

9- دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا، جیسے بھی بیٹھے کفایت تو کر جائے گا، لیکن اس کیلئے سنت یہ ہے کہ اپنا بایاں پاؤں بچھا کر اسکے اوپر بیٹھے، اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے قبلہ رخ کرے۔

10- پوری نماز میں اطمینان، یعنی ہر فعلی رکن کو سکون کیساتھ ادا کرنا۔

11- آخری تشہد پڑھنا۔

12- تشہد اور دونوں طرف سلام کیلئے بیٹھنا۔

13- دونوں طرف سلام پھیرنا، سلام سے مراد یہ ہے کہ دو بار "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہنا، نفل اور نمازِ جنازہ میں ایک سلام بھی کفایت کر جائے گا۔

14- مذکورہ بالا ارکان میں ترتیب کا خیال کرنا، جیسے کہ اوپر بیان ہوئی ہیں، چنانچہ اگر کوئی رکوع سے قبل جان بوجھ کر سجدہ کر لے تو نماز باطل ہو جائے گی، اور اگر بھول کر سجدہ کر لے تو واپس جا کر پہلے رکوع کرے، اور بعد میں سجدہ کریگا۔

10- نماز کے آٹھ واجبات ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1- تکبیر تحریمہ کے علاوہ دیگر تکبیرات۔

2- امام اور منفرد کا " سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ " کہنا۔

3- رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ " کہنا۔

4- رکوع میں ایک بار " سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم "کہنا۔

5- سجدہ میں ایک بار " سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" کہنا۔

6- دوسجدوں کے درمیان " رَبِّ اغْفِرْ لِيْ" کہنا۔

7- پہلا تشہد پڑھنا۔

8- پہلے تشہد میں بیٹھنا۔

اگر کوئی نماز کے ارکان میں سے کوئی رکن چھوڑ دیتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔اور جو کوئی واجب چھوڑ دیتا ہے تو وہ سجدہ سہو کرنے سے پورا ہو جاتا ہے۔وہ دو سجدے ہیں۔

11-نماز کو باطل کرنے والی چیزیں

1-جان بوجھ کر کھانا کھانا۔ 2-جان بوجھ کر بات کرنا۔

3-ضرورت سے زیادہ حرکتیں کرنا۔ 4-ہنسنا۔

5-رکن کم ادا کرنا۔ 6-وضوٹوٹ جانا۔

12-نماز کے مکروہات

1-فرض کے وقت نفل ادا کرنا۔ 2-آسمان کی طرف دیکھنا یا آنکھیں بند کر دینا۔

3-پیشاب اور پاکخانہ کو دور کرنا۔ 4-زمین کو رگڑنا۔

5-کھانا حاضر ہو کر نماز پڑھ نا۔

12- نماز کی سنتیں

نماز کی زبان سے ادا ہونے والی سنتیں گیارہ ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1- تکبیرِ تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح پڑھنا: " سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ ، وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ"

2- تعوذ پڑھنا۔

3-بسم اللہ پڑھنا۔

4- آمین کہنا۔

5- سورہ فاتحہ کے بعد کوئی بھی سورت پڑھنا۔

6- امام کا جہری نمازوں میں بلند آواز سے قراءت کرنا۔

7- مقتدی کے علاوہ دیگر [یعنی: امام اور منفرد] نمازیوں کا " سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ " کے بعد: " مِلْءَ السَّمَاوَاتِ ، وَمِلْءَ الْأَرْضِ ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ " کہنا،(ان الفاظ کے کہنے کے بارے میں صحیح موقف یہی ہے کہ مقتدی کیلئے بھی سنت ہے)۔

8- رکوع کی ایک سے زائد تسبیحات، یعنی دوسری، تیسری اور اسکے بعد والی تسبیحات سنت ہیں۔

9-سجدے کی ایک سے زائد تسبیحات۔

10- دو سجدوں کے درمیان ایک سے زائد بار " رَبِّ اغْفِرْ لِي"پڑھنا۔

11-آخری تشہد میں آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، اور برکت کی دعا کرنا، اور اسکے بعد دعا مانگنا۔

فعلی سنتیں، جنہیں کیفیات بھی کہا جاتا ہے۔

1- تکبیرِ تحریمہ کیساتھ رفع الیدین کرنا۔

2- رکوع میں جاتے وقت رفع الیدین کرنا۔

3- رکوع سے اٹھنے وقت رفع الیدین کرنا۔

4-رفع الیدین کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو چھوڑنا۔

5-دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا۔

6- اپنی نظریں سجدہ کی جگہ رکھنا۔

7-قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھنا۔

8-رکوع کی حالت میں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر گھٹنے کو پکڑنا،اور کمر کو سیدھا کرتے ہوئے سر کو کمر کے برابر رکھنا۔

9- اعضائے سجدہ کو براہِ راست زمین پر لگانا،اور سجدہ کی جگہ کو چھونا، گھٹنوں کو براہِ راست زمین پر لگانا مکروہ ہے۔[براہِ راست لگانے سے مراد یہ ہے کہ درمیان میں کپڑا بھی حائل نہ ہو،اسی لئے گھٹنے کو ننگا کرنا مکروہ کہا گیا ہے]۔مترجم

10- [سجدہ کی حالت میں] بازؤوں کو پہلوؤں سے ، پیٹ کو ران سے ،ران کو پنڈلیوں سے،اور دونوں گھٹنوں میں فاصلہ رکھنا،دونوں قدموں کو کھڑا رکھنا،دونوں قدموں کی انگلیوں کے اندرونی حصہ کو زمین پر لگانا،دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر انگلیاں ملا کر رکھنا۔

11-دونوں سجدوں کے درمیان ، اور پہلے تشہد میں بایاں پاؤں بچھا کر اس کے اوپر بیٹھنا،اور دوسرے تشہد میں تورّک [بایاں پاؤں دائیں پاؤں کے نیچے سے آگے نکال کر بیٹھنا] ۔

12-دو سجدوں کے درمیاں بیٹھتے ہوئے اپنی ہتھیلیوں کو ران پر انگلیاں ملا کر رکھنا، اسی طرح تشہد میں بھی، جبکہ تشہد میں دائیں ہاتھ کی چھنگلی، اور چوتھی انگلی کو بند کرکے، درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ذریعے حلقہ بنائے، اور شہادت والی انگلی سے ذکرِ الہی کے وقت اشارہ کرے۔

13-سلام پھیرتے ہوئے دائیں بائیں منہ پھیرنا۔

بعض اشیاء میں فقہائے کرام کے ہاں اختلاف بھی پایا جاسکتا ہے، چنانچہ بسا اوقات کسی کے ہاں کوئی عمل واجب ہے تو دیگر فقہائے کرام کے ہاں وہ عمل مسنون بھی ہو سکتا ہے، ان باتوں کی مکمل تفصیلات فقہی کتب میں موجود ہیں۔

3 - سجدہ سہو

اللہ کا اپنے بندوں کے ساتھ رحمت میں سے اور اس دین کامل کی محاسن میں سے یہ ہے کہ اس نے اپنے بندوں پر جب ان کی عبادت میں کچھ کمی یا خلل واقعہ ہو جائے اسے پورا کرنا مشروع کر دیا ہے۔ جو وہ اسے پوری طرح سے ادا نہیں کر سکتے ہیں۔ یا نفلی عبادت یا استغفار کے ذریعہ یا ان جیسے دیگر عبادات وغیرہ سے۔ اور ان میں سے اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لئے ان کی نمازوں میں کمی پیشی کو پورا کرنے کے لئے سجدہ سہو مشروع کیا ہے۔ یہ خاص امور کے نقص کو پورا کرنے کے لئے مشروع کیا ہے ہر ایک چیز سجدہ سہو سے پوری نہیں ہوتی ہے' یا وہ ان کے لئے مشروع نہیں ہے۔ فضيلة الشيخ ابن عثيمين رحمه الله تعالی سے سجدہ سہو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا:

نماز میں سجدہ سہو کے تین اسباب ہیں:

1-زیادتی۔ 2-کمی۔ 3-اور شک۔

زیادتی: مثلاانسان رکوع سجدوں قیام یاقعدہ میں زیادہ ادا کرتا ہے۔

کمی: مثلاانسان نماز کے ارکان یاواجبات میں کمی کرتا ہے۔

شک: مثلاانسان تردد میں پڑجاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعت پڑھی: تین یا چار۔

اگرانسان نماز کے ادائیگی میں کوئی رکوع یاسجدہ یاقعدہ زیادہ کردیتا ہے تواس کی نماز باطل ہوجاتی ہے۔اس نے زیادہ کردیا گویااس نے نماز اللہ تعالی اوراس کے رسول صل اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف پڑھی نبی صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہے: جس نے ایسا عمل کیاجو ہمارے امر کے خلاف ہو وہ مردود ہے۔

ہاں اگربھولے سے زیادہ ہوگی تو نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔لیکن سلام کے بعد سجدہ سہو کرے۔

دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جب نبی صل اللہ علیہ وسلم نے عشایاظہریاعصرکی کسی نماز میں دو رکعتوں پر سلام پھیردی'جب آپ کو یاد دلایاتو آپ صل اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سے باقی رکعتیں اداکئیں پھرسلام پھیری اورپھر سلام کے بعد دوسجدے کئے۔(متفق علیہ)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لیں آپ سے کہا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیاہے؟آپ نے فرمایاکون سااضافہ ؟صحابہ نے عرض کی آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں,توآپ نے سلام کے بعد دوسجدے کئے, اورایک روایت کے الفاظ یُوں ہیں کہ پس آپ نے پانوں موڑے,قبلہ رو ہوئے دوسجدے کئےاورسلام پھیرا- (متفق علیہ)-

کمی: اگرانسان نماز کے کسی رکن میں کمی کرتا ہے تو یہ تین حالات سے خالی نہیں ہے:

یا وہ دوسری رکعت تک پہنچنے سے پہلے ہی یاد آ جائے۔اس وقت اس پر لازم ہے کہ وہ رکن اور اس کے بعد والی لائے۔ یا اسے دوسری رکعت تک پہنچنے کے بعد ہی یاد آتا ہے تو اس صورت میں دوسری رکعت پہلی رکعت کے بدلے میں ہوگی جس کا رکن چھوڑا تھا اس کے بدلے رکعت لائے گا۔ان دو حالتوں میں سلام کے بعد سجدہ کرے گا۔

یا واجب چھوٹ جائے :جب واجب کم ہو جائے اور وہ اس کے بعد والے **فعل** کے پاس چلا جائے مثلا: سبحان ربی الاعلی کہنا بھول جائے' جب سجدے سے پورا اکھڑا ہو گیا پھر یاد آیا' اس نے بھولے سے نماز کے واجبات میں سے ایک واجب چھوڑ دیا' پس یہ اپنی نماز جاری رکھے' اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے کیونکہ نبی صل اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پہلا تشہد چھوڑ دیا تھا تو آپ نے نماز جاری رکھی اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا۔

شک: کمی اور زیادتی کے درمیان تردد کو کہتے ہیں : مثلا وہ تردد میں ہو کہ اس نے تین پڑھیں یا چار' اس کی دو حالتیں ہیں: یا وہ کسی ایک حالت کو ترجیح دے کمی یا زیادتی کو اور اس پر یقین کے ساتھ رہے تو سجدہ سہو سلام کے بعد کرے۔

یا دو حالتوں میں سے کسی کو ترجیح نہ دے اور یقین پر چلے وہ کم ہے تو اس صورت میں سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے۔

اس طرح سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سجدہ سہو سلام سے پہلے اس صورت میں ہوگا: جب واجبات میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے یا رکعات کی تعداد میں شک پڑ جائے یا اس کو کسی ایک جانب ترجیح نہیں

ہو گی۔ اور سجدہ سہو سلام کے بعد اس صورت میں ہو گا: جب نماز میں زیادتی یا شک ہو جائے یا کسی ایک جانب ترجیح ہو جائے۔

14 – باجماعت نماز: جماعت کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنا مردوں پر واجب ہے، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا انفرادی نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ افضل ہے. متفق علیہ

جماعت سے نماز پڑھنے کے فوائد:

1-اللہ تعالی نے اس امت کے لئے نماز کے اوقات میں تواصل احسان ہمدردی رعایت دعوت الی اللہ کے مقصد کے لئے جمع ہونا مشروع قرار دیا ہے.

2-اس اجتماع کے ذریعے سے اللہ تعالی کی عبادت کرنا، ثواب حاصل کرنے کے لئے اور اللہ تعالی کے عقاب سے ڈرنا، اور جو کچھ اس کے پاس ہے اس کی رغبت رکھنا.

3- محبت کا پیدا ہونا: اس غرض سے کہ بعض لوگ بعض کے احوال جان سکے، تاکہ مریض کی عیادت کی جائے، مردوں کی تجہیز کی جائے، غمزدوں کی مدد کی جائے، محتاجوں کی اعانت کی جائے، اور بیشک ملاقات آپس میں محبت اور الفت پیدا کرتی ہے.

4- تعارف: جب بعض لوگ بعض کے ساتھ نماز پڑھے گے تو آپس میں تعارف ہوگا، اور کبھی کبھار بعض اقرباء کا بھی تعارف ہو گا جس سے صلہ رحمی میں مزید اضافہ ہو گا، اور اپنے شہر کے غریب آدمی کو بھی جان سکتے ہیں تاکہ دوسرے لوگ اسکے حقوق کے ادائگی کے لئے کھڑا ہو جائے.

5-اسلام کے عظیم شعائر میں سے ایک عظیم شعیرہ کا اظہار ہے, اسلئے کہ لوگ اگر اپنے اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھے گے تو وہ کبھی یہ جان نہیں پائینگے کہ باجماعت نماز ہوتی ہے.

6-اس میں مسلمانوں کی عزت کا بھی اظہار ہے, جب وہ مساجد میں داخل ہونگے اور پھر ایک ساتھ باہر نکلے گے.

7-اس میں جاہل کے لئے بھے تعلیم ہے, اسلئے کہ بہت سارے لوگ باجماعت نماز کے ذریعے سے ہی نماز کے بہت سارے مسائل مستفید ہوتے ہیں, جہری نمازوں میں قراءت سنتے ہیں استفادہ بھی کرتے ہیں اور کچھ سیکھتے بھی ہیں, نماز کے بعد اذکار بھی سنتے ہیں جنکو وہ حفظ کرلیتے ہیں, اور امام کی اقتداء کرتے ہیں نماز کے بہت سارے احکام سیکھ جاتے ہیں, اور جاہل بھی عالم سے سیکھتا ہے.

8-اس میں امت اسلامیہ کو ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہونا اور عدم تفریق کی عادت پڑتی ہے.

9-اس میں ضبط نفس کی بھی عادت پڑتی ہے, اسلئے کہ جب وہ اپنے آپ کو امام کا متابع بنائے, نہ اس سے پہلے تکبیر کہے, اور نہ ہی اس سے آگے زیادہ بڑھے نہ ہی بہت زیادہ پیچھے رہے, اور نہ اسکے موافق رہے, بلکہ اسکی اتباع یعنی پیچھے پیچھے رہے, تو اس سے اسکا نفس بھی ضبط میں آتا ہے.

10-اس میں مسلمانوں کے لئے مساوات کا بھی درس ہے, تفرق کو ختم کرتا ہے, اسلئے کہ وہ ایک ساتھ مسجد میں جمع ہوتے ہیں, امیر فقیر کے جانب کھڑا ہوتا ہے, اور چھوٹا بڑے کے جانب.

11-اس میں فقراء کے احوال کا بھی خیال کیا جاتا ہے, مریض اگر جماعت سے پیچھے رہا, لوگ جان جاتے ہیں کہ وہ بیمار ہے, تو نیکی اور تقوی پر تعاون حاصل ہوتا ہے, اور حق کی تلقین کی جاتی ہے, اچھی باتوں کا حکم دیا جاتا ہے اور برائیوں سے روکا جاتا ہے.

12-اس میں معین اوقات میں مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے جو انکو اوقات کی حفاظت کرنے پر تربیت دیتا ہے.

15- نماز جمعہ :

نماز جمعہ فرض ہے اللہ تعالی کا فرمان ہے {فاسعوا إلى ذكر الله} (الجمعة: 9) اللہ تعالی کے ذکر کی طرف ڈوڑو. کسی چیز کی طرف سعی کرنا اسکے وجوب پر دلالت کرتا ہے, اور اسے طرح بیع مباح کو چھوڑنے کا حکم بھی اسکے وجوب پر دلالت کرتا ہے.

اور سنت میں اسکے چھوڑنے پر سخت وعید آئی ہے, جیسے کہ حدیث ابن عباس اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما میں ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں کو نماز جمعہ چھوڑنے سے باز آنا چاہیے یا اللہ تعالی ان کے دلوں پر مہر لگادے اور پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائینگے. اور امت کا بھی اسکے فرض ہونے پر اجماع ہے. اور اختلاف اصل فرض کے وقت میں ہے, کہا کہ نماز جمعہ ہر اس شخص پر فرض ہے جس کے اندر اسکے شروط پائے جائے, اور وہ دو رکعت نماز ہے. عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ دو رکعت بغیر قصر کے تمہارے نبی کی زبان مبارک سے فرض ہوئے ہیں. اس حدیث امام احمد اور امام نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ابن ماجہ نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے.

پس نماز جمعہ ہر مکلف قادر شخص پر اپنے شروط کے ساتھ فرض عین ہے. اور نہ ہی نماز ظہر کا بدل ہے پس جب اسکو نہ پائے تو پھر اس پر ظہر کی چار رکعت فرض ہے.

16- نماز وتر:

نماز وتر نفل نماز ہے جو رات میں پڑھی جاتی ہے اور وہ ایک رکعت ہے جس سے رات کی نماز کا اختتام ہوتا ہے جو اس سے پہلے جفت پڑھی جاتی ہے.

اور یہ سنت مؤکدہ ہے. اور وہ ایک رکعت ہے اور جو اس کے ساتھ اس سے پہلے رات کی نماز دو دو رکعت پڑھی جاتی ہے. اور وتر نماز (نماز تراویح, تہجد) گیارہ رکعت ہے. اور کم از کم تین رکعت یا ایک رکعت جس سے جفت نماز کا اختتام ہوتا ہے. اور اسکا وقت نماز عشاء کے بعد سے لیکر طلوع فجر رہتا ہے.

17-نماز عیدین:

اسلام نے نماز عیدین عید الفطر ھجری سال کے مطابق ہر سال شوال کی پہلی تاریخ, اور عید البقرہ ہر سال ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو مشروع قرار دیا ہے.

اور یہ سنت مؤکدہ ہے اور نماز عیدین عیدین کے پہلے دن ہی طلوع آفتاب کے بعد پڑھنا مشروع ہے. اس پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موظبت اختیار فرمائی ہے اور مرد وزن کو حکم دیا کہ وہ نماز عید کو نکلے.

اور نماز عید دو رکعت فرض ہے اس میں تکبیر پڑھنا اور نماز کے بعد خطبہ دینا مشروع ہے.

18-نماز جنازہ:

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اس میں بھی وہی شرائط ہیں جو نماز میں ہے طہارت کا ہونا, شرم گاہ کا پردہ ہونا, قبلہ رخ ہونا وغیرہ وغیرہ. اس میں چار تکبیریں بغیر رکوع اور سجود کے ہیں. پہلے تکبیر کہے گا پھر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے گا, اور پھر سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی مختصر سورت یا بعض آیات پڑھے گا, پھر تکبیر کہے گا اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ابراہیم پڑھے گا ایسے ہی جیسے نماز کے آخر میں پڑھتا ہے, پھر تیسری تکبیر کہے گا اور میت کے لئے دعا کریگا, اور پھر چوتھی تکبیر کہے گا اور پھر تھوڑا سا انتظار کریگا اور پھر دائیں جانب ایک طرف سلام پھیرے گا السلام علیکم ورحمۃ اللہ.

19-مسافر کی نماز: مسافر کے لئے جائز ہے کہ وہ سفر میں قصر کرے, چار رکعت والی نماز دو دو کر کے پڑھے, ظہر عصر عشاء, مسافر یہ تین نمازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ کے مطابق دو دو رکعت کر کے پڑھے گا, نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو دو رکعت ہی پڑھتے یہاں تک واپس لوٹتے. رہی مغرب کی نماز تو وہ تین رکعات ہیں اس میں نہ سفر میں قصر ہے اور نہ ہی حضر میں, اور اسی طرح فجر کی نماز بھی دو رکعت ہے اس میں بھی قصر نہیں ہے, قصر صرف چار رکعات والی نماز میں ہے.

مسافر جب اپنے شہر کو چھوڑ دے, ائرپوٹ کی طرف چل پڑے جو شہر سے دور ہے, یا گاڑی سے شہر سے باہر سفر کر رہا ہے تو قصر دو دو رکعت پڑھے.

مسافر کے لئے جائز ہے کہ وہ ظہر اور عصر کو, اور اسی طرح مغرب اور عشاء کو جمع تقدیم یا جمع تاخیر کر کے ایک ساتھ پڑھ سکتا ہے. عصر کو ظہر کے ساتھ, اور عشاء کو مغرب کے ساتھ مقدم کرے, یا ظہر کو عصر کے ساتھ, اور مغرب کو عشاء کے ساتھ مؤخر کرے. اور اسکو جمع بین الصلاتین کے نام سے جانا جاتا ہے یہ مسافر کے لئے ہی خاص نہیں ہے, اور بس, بلکہ کبھی کبار بارش, برف باری, یا باقی احوال جیسے حج, یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے بھی دو نمازوں کو ایک ساتھ جمع تقدیم یا تاخیر کر کے پڑھا جا سکتا ہے.

20- نماز کسوف:

صلاۃ خسوف, اور اسکو صلاۃ کسوف بھی کہا جاتا ہے, نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو اپنے فعل سے ثابت کیا ہے. اور یہ سنت مؤکدہ ہے. جب سورج کو چاند کو گرہن لگ جائے, چاہیے روشنی پوری ختم ہو جائے یا تھوڑی سی, تو سنت یہ ہے کہ مسلمان دو رکعت نماز ادا کریں, ہر رکعت میں دو قراءت, دو

رکوع اور دو سجدے کرے, اور یہ دو رکعت نماز ہے, ہر رکعت دو قراءت, دو رکوع اور دو سجدے پر مشتمل ہے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے پہلے تکبیر کہی, پھر سورہ فاتحہ پڑھی اور لمبی قراءت کی. عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ پہلی قراءت سورہ بقرہ کے برابر کرتے, پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا, پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دوبارہ لمبی قراءت کی پہلی قراءت سے کچھ کم, پھر دوبارہ لمبا رکوع کیا پہلے رکوع سے کچھ کم, پھر رکوع سے سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا پہلے سے کچھ کم, پھر دو طویل سجدے کئے, پھر کھڑا ہوئے اور قراءت کی اور قراءت کو لمبا کیا پہلی قراءت سے کچھ کم, پھر رکوع کیا اور رکوع لمبا کیا پہلے دونوں رکوع سے کچھ کم, پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قراءت کی پہلی قراءت سے کچھ کم, پھر چوتھا رکوع اور رکوع کو لمبا کیا پہلے رکوع سے کچھ کم, پھر رکوع سے سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا پہلے قیام سے کچھ کم, پھر دو لمبے سجدے کئے, پھر تشہد پڑھا... پھر سلام پھیرا اور پھر لوگوں خطبہ ارشاد فرمایا.

21- مسبوق کی نماز:

١- مسبوق وہ ہے جس سے امام ہر رکعات یا بعض رکعات میں سبقت کر جائے.

٢- مسبوق کے احکام:

١- مسبوق کے لئے مستحب ہے کہ جب وہ مسجد آئے تو اطمنان اور وقار سے آئے. امام کے ساتھ جو پائیگا وہ اسکی پہلے رکعت شمار ہوگی, مثال کے طور پر: اگر مسبوق نے مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ دوسری رکعت پائی تو وہ امام کی دوسری رکعت اور مسبوق کی پہلی رکعت شمار ہوگی.

٢- مسبوق جب امام کو رکوع کی حالت میں پائے, تو مسبوق پر ضروری ہیکہ پہلے وہ قیام کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہے, پس اگر مسبوق نے رکوع کے لئے جھکتے وقت تکبیر تحریمہ کہی تو اسکی نماز صحیح نہیں ہوگی.

۳-جب مسبوق آئے اور امام رکوع کی حالت میں ہو، تو مسبوق کے لئے زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ وہ دو تکبیریں کہے۔ پہلی تکبیر تحریمہ کے لئے اور دوسری رکوع کے لئے، پس اگر تکبیر تحریمہ کے لئے ہی تکبیر کہی، پھر بغیر تکبیر کہے ہوئے رکوع کیا، تو اہل علم کے صحیح قول کے مطابق اس کی یہ تکبیر تحریمہ اس کے لئے کافی ہے۔

۴-جب مسبوق امام کو رکوع کی حالت میں پائے، تو یہ اسکی رکعت کے لئے کافی ہے، گرچہ مسبوق امام کے سر اٹھانے کے بعد ہی سبحان ربی العظیم کیوں نہ پڑھے۔

۵-جب مسبوق شک میں پڑ جائے کہ امام کے ساتھ رکوع پایا کہ نہیں؟ تو اس صورت میں غالب گمان پر ہی اعتماد کریگا، اگر اسکا غالب گمان یہ ہیکہ اس نے امام کے ساتھ رکوع پایا ہے تو پھر وہ رکعت کو پانے والا ہے، اگر غالب گمان یہ ہیکہ اس نے امام کے ساتھ رکوع پایا نہیں ہے تو پھر وہ رکعت کو پانے والا نہیں ہوگا۔

٦-مسبوق کے لئے جائز ہیکہ وہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے جب پہلی صف میں جگہ نہ پائے۔

۷-جب امام سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے، مسبوق بھی اسکے ساتھ سجدہ کریگا، چاہیے مسبوق نے امام کے ساتھ یہ سہو پایا ہو یا سہو ہونے کے بعد امام کے ساتھ شامل ہوا ہو۔ ہاں اگر امام نے سلام کے بعد سجدہ سہو کیا تو اس صورت میں مسبوق سجدہ سہو نہیں کریگا، کیونکہ وہ اس حالت میں امام کی متابعت سے نکل جاتا ہے۔

چوتھی فصل: معاملات

زندگی کے تمام شعبوں پر مشتمل ہے, پس ایک مسلمان کو چاہے کہ وہ معاملات میں

۱- سچاہو

۲-امانت دار ہو

۳-عادل ہو

۴-پاکدامن ہو

۵-متواضع اور رحم دل ہو

۶-بہادر ہو

۷-صبر کرنے والا ہو

۸-نیکی کا حکم دیتاہو اور خود بھی اس پر عمل کرتاہو

۹-برائی سے روکتاہو اور خود بھی نہ کرتاہو

۱۰-اپنی زبان کو باطل کلام سے محفوظ رکھتاہو

۱۱-اپنے عمل کو متقن بنائے

۱۲-حلال مال کے سوانہ کمائے اور نہ ہی کچھ کھائے.

۱۳-اپنی زندگی کے ہر شعبے میں اللہ تعالی کو مراقب جانے.

پانچویں فصل: محرمات

ألف- حرام کھانے

۱- مردار

۲- بہتا ہوا خون

۳- خنزیر کا گوشت کھانا

۴- غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا

۵- چیر پھاڑ کر کھانے والے جانور

۶- شراب اور نشہ آور چیزوں کا پینا

۷- وہ کھانے جو جسک کے لئے خطیر ہوں (جیسے زہر وغیرہ)

ب- حرام اعمال

۱- اللہ کے ساتھ شرک کرنا

۲- والدین کی نافرمانی کرنا

۳- جھوٹی گواہی دینا, غیبت اور جاسوسی کرنا

۴- قتل کرنا سوائے حق کے

۵- زنا اور لواطت کا کام کرنا

۶- چوری کرنا

۷-لوگوں اور یتیموں کا مال باطل طریقے اور رشوت سے کھانا یا انکا مال ہڑپ کرنا, یا دھوکہ اور مکر وفریب کرنا.

۸-حرام رشتے کرنا

۹-پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا

۱۰-رشوت لینا

۱۱-ظلم کرنا: اپنے آپ پر ظلم کرنا, اپنے آس پاس کے لوگوں پر ظلم کرنا, اور سوسائٹی پر ظلم کرنا, اور اسی طرح اپنے دشمنوں پر ظلم کرنا.

۱۲- سود کھانا

۱۳-جھوٹ بولنا

۱۴-تکبر کرنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائے کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو.

چھٹی فصل: قرآن کریم

سورت الاخلاص الفلق اور الناس کو زبانی یاد کرنا۔

﴿ بِسْمِ اللَّهِ الرَّ-مَنِ الرَّحِيمِ ﴾

قُلْ هُوَ اللَّــهُ أَحَ ﴿ اللَّــهُ الصَّمَ ﴿ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُو ﴿ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَ ﴿

(1) اے رسول: آپ کہہ دیجئے: وہ اللہ الوہیت ربوبیت اور اسماء وصفات میں یکتا اور لا مثال ہے۔

(2) اکیلا اللہ ہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔

(3) نہ اس کی اولاد ہے اور نا ہی اس کی بیوی۔

(4) اور مخلوق میں سے اس کا کوئی ہمسر شریک نذیر نہیں ہے نہ اس کے ناموں میں، نہ صفات میں نہ افعال میں وہ برکت والی ذات بلند اور مقدس ہے۔

﴿ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴾

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَ ﴿ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَ ﴿

(1) اے رسول: آپ کہہ دیجئے: میں فلق اور صبح کے رب کی پناہ چاہتا ہوں۔

(2) اور میں تمام اذیت پہنچانے ولی مخلوق سے بھی پناہ چاہتا ہوں۔

(3) اور رات کی شدید تاریکی سے جب وہ چھا جاتی ہے اور تکلیف پہنچانے والے تکلیف دیتے ہیں۔

(4) اور جادو گرنیوں کے شر سے جب وہ گرہ گانٹھ گانٹھ کر پھونکتیں ہیں۔

(5) اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ نعمت کو تباہ کرنے کے درپہ ہوتا ہے۔

﴿ بِسْمِ اللّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴾

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿ مَلِكِ النَّاسِ ﴿ إِلَـهِ النَّاسِ ﴿ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ﴿ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴾

(1) اے رسول: آپ کہہ دیجئے: میں لوگوں کے رب سے پناہ چاہتا ہوں وہ اکیلا شر کو واپس کرتا ہے۔

(2) اور لوگوں کے مالک سے جو ان کے تمام معاملات چلاتا ہے اور ان سے بے نیاز ہے۔

(3) لوگوں کے معبود سے جو اکیلا ہی معبود بر حق ہے۔

(4) شیطان کے شر سے جو غافلوں کو وسوسہ ڈالتا ہے اور اللہ کے ذکر کے وقت چھپ جاتا ہے۔

(5) جو لوگوں کے سینوں میں شک شبہات ثابت کر دیتا ہے۔.

(6) جنوں اور شیطانوں میں سے۔

سورت الفاتحہ کے کلمات

سورت فاتحہ کی تعلیم عربی زبان کے لئے دروازہ ہے۔ سورۃ الفاتحہ میں (25) کلمات ہیں۔ یہ کلمات قرآن میں مکرر آکر ۵۰۰۰ مرتبہ آئے ہیں۔ یہی بات ہر ایک مسلم کو یہ کلمات پڑھنے پر ابھارتی ہے کیونکہ وہ ایک دن میں اس سورت کو نمازوں میں ۱۷ بار پڑھتا ہے۔

ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ ہر کلمہ پڑھے اور سیکھے تاکہ وہ جان لے وہ کیسے اور کہاں استعمال ہو گا۔

1- بسم الله الرَّحْمَنِ الرَّحِيم	
بسم الله	115
الرَّحْمَنَ	57
الرَّحِيم	114
2- الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِين	
الْحَمْدُ	38
لِلّهِ	1745
رَبِّ	28
الْعَالَمِينَ	73
3- الرَّحْمَنِ الرَّحِيم	
الرَّحْمَنَ	

الرَّحِيمِ	
4- مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ	
مَالِكِ	3
يَوْمِ	415
الدِّينِ	62
5- إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ	
إِيَّاكَ	2
نَعْبُدُ	8
وَإِيَّاكَ	
نَسْتَعِينُ	1
6- اهدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ	
اهدِنَا	2
الصِّرَاطَ	38
الْمُسْتَقِيمَ	31
7- صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ	
صِرَاطَ	45
الَّذِينَ	879

أَنْعَمْتَ	8
عَلَيْهِمْ	208
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ	
غَيْرِ	127
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِم	1
وَلاَ الضَّالِّينَ	8
آمِين	

سورت فاتحہ کے کلمات کو کب کہنا اور استعمال کرنا ہے ۔

ا- بسم الله الرَّحْمَنِ الرَّحِيم	
بسم الله	ہم ہر اچھا کام کرنے سے پہلے بسم اللہ کہیں گے یہ امید رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالی اس کام میں میری مدد کرے اور اس میں برکت دے۔
الله	اللہ یہ لفظ جلالہ ہے۔ یہ اللہ کے تمام صفات کاملہ کا جامع ہے۔ ہم اپنے بچوں کا نام عبداللہ رکھتے ہیں اور اپنے دعامیں کہتے ہیں: یااللہ اغفرلي. رحمتک یااللہ
الرَّحْمَن	اللہ کے لئے ایک نام ہے ہم اپنے بچوں کا نام عبدالرحمن رکھتے ہیں اور اپنے دعامیں کہتے ہیں: یارحمن ارحمنا.

الرَّحِيمِ	اللہ کے لئے ایک نام ہے ہم اپنے بچوں کا نام عبدالرحمن رکھتے ہیں اور اپنے دعا میں کہتے ہیں: یارحیم ارحمنا۔
2- الحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ	
الحَمْدُ لِلّٰهِ	ہم الحمدللہ ہر نعمت کے وقت کہتے ہیں۔ایسے ہی الحمد لله على كل حال. الحمد لله الذي بنعمة تتم الصالحات کہتے ہیں۔
رَبِّ	رب اللہ تعالی کے لئے نام ہے۔ہم دعامیں کہتے ہیں۔ربی قرآن کریم میں 154 مرتبہ تکرار کے ساتھ آیاہے۔اورربھا 2مرتبہ اورربنا 462مرتبہ آیاہے۔اور ربکم 370مرتبہ اورربہ 71مرتبہ اورربھم 126 مرتبہ آیاہے۔
العَالَمِين : مخلوق کی قسمیں	

(رَبِّ الْعَالَمِين) الفاتحة 2 جہانوں کے رب	(رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ) الأنعام 164 ہر چیز کے رب
(رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ) التوبة 129 عرش عظیم کے رب	(رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ) الصافات 180 عزت کے رب
(رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) الكهف 14 آسمانوں اور زمین کے رب	(رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ) المزمل 9 مشرق اور مغرب کے رب

3- الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	
الرَّحْمَنِ	الرحمن علم القرآن : الرحمن جس نے قرآن سیکھایا۔
الرَّحِيمِ	وتوكل على العزيز الرحيم :اور توکل کر عزیز ورحیم پر
4- مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ	
مَالِكِ	متصرف مدبر ملک بھی پڑھاجاتاہے جس کے معنی بادشاہ کے ہیں۔
يَوْمِ	(دن) قرآن کریم میں تکرار کے ساتھ 55 مرتبہ آیا۔ اوریومین

	تکرار کے ساتھ 3 مرتبہ آیا۔ أيام تکرار کے ساتھ 27 مرتبہ آیا۔
الدِّين	بدلے کا دن۔ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور یہ حساب کا دن ہے
5- إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ	
إِيَّاكَ	ضمیر واحد مخاطب کے لئے إياك نَعْبُدُ اے ہمارے رب ہم تجھ کو اپنی عبادتوں کے لئے خاص کرتے ہیں۔
نَعْبُدُ	ہم جھکتے ہیں قبول کرتے ہیں فرمانبر داری کرتے ہیں اور ذلیل وحقیر ہوتے ہیں۔
نعبد) قرآن کریم میں ۸ بار آیا۔ و(أعبد) 16 بار (يعبد) 7 بار (تعبد) 1 بار (يعبدون) 15 بار (تعبدون) 22 بار	
وَإِيَّاكَ	ہم صرف تجھ اکیلے سے مدد طلب کرتے ہیں۔
نَسْتَعِينُ	ہم تمام کاموں میں صرف اللہ ہی سے مدد مانگتے ہیں یہ امر کے صیغہ میں وارد ہوا جیسے: واستعينوا بالصبر والصلا .
6- اهدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيم	
اهدِنَا	ہمیں دلالت فرما، رہنمائی فرما، اور توفیق دے سیدھے راستے کی طرف اور اس پر ثابت قدمی عطا فرما۔
قرآن کریم میں بہت سارے صیغوں سے وارد ہوا: يَهديک - يَهديهِ - يهدون - تهدِ - يهدِ - تهتدون	
الصِّرَاطَ	راستہ
الْمُسْتَقِيمَ	سیدھا جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہ ہو۔

7- صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِم	
صِرَاطَ	صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِم یہ اسلام ہے جو اللہ تعالی کی رضا اور جنت تک پہنچاتا ہے۔
الَّذِينَ	اسم موصول جمع مذکر کے لئے پے۔
أَنْعَمْتَ	جن پر تونے انعام کیا۔ جن کے لئے فلاح و نجات کے راستے آسان کے۔
عَلَيْهِمْ	(علی) حرف جر ہے۔ (هم) ضمیر متصل جمع غائب کے لئے ہے۔
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ	
غَيْرِ	سوا
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِم	جن لوگوں پر اللہ کا غصہ ہوا۔
وَلاَ	واو عطف کے لئے ہے (لا) حرف نفی ہے۔
الضَّالِّينَ	جن لوگوں نے ہدایت حاصل نہیں کی۔ یہ مندجہ ذیل صیغوں سے وارد ہوا: ضل – يضل - تضل – يضلود - الضلال - يضلل
آمِينَ . اے اللہ یہ قبول فرما۔	

خاتمہ

اللہ تعالی نے شرعی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد خاتون پر فرض کردیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم کا طلب کرنا ہر مسلم پر فرض ہے۔

اس میں ہر وہ علم شامل ہے جس کے ذریعہ واجب ادا ہوتا ہو اور حرام چھوڑا جاتا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دی ہے کہ جو علم کی تلاش میں نکلتا ہے وہ اس وقت تک اللہ کے راستے میں رہتا جب تک وہ لوٹا ہے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالی اچھائی چاہتا ہے اللہ تعالی اس کو دین کی سمجھ عطا کرتے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو ایسے راستے پر چلتا ہے جس میں علم حاصل کرتا ہے اللہ اس کے ذریعہ جنت کا راستہ آسان کرتا ہے۔ فرشتے طالب علم کے لئے اپنے پر بچھادیتے ہیں۔

ہم پڑھنے والے محترم بھائی کو یاددلادیں:

شروع میں ہر چیز مشکل ہوتی ہے لگاتار کرنے سے ان شاءاللہ آسان ہوجاتی ہے۔

ہم آپ کے بھائی اس مکتب میں آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ہمیں اس بات پر بہت خوشی ہوگی کہ ہم آپ کو ہمیشہ اس مکتب میں دیکھیں، کیونکہ یہ صرف آپ ہی کے لئے کھولا گیا ہے۔

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ مکتب کے دروس میں پابندی سے حاضر ہوں کیونکہ اس سے آپ کو اللہ کے دین کی معرفت زیادہ ہوگی۔

آپ دیکھیں کہ آپ دین کس سے لے رہے ہیں یہ آپ کے پاس ہر چیز سے قیمتی ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ آپ کچھ معتمد ویب سائیٹیں دیکھیں تاکہ ان سے استفادہ حاصل کرسکیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

تمت بحمد اللہ دروس هذه الدورة

SITES FOR NEW MUSLIM

1. All information that new converted Muslim needs to know about Islam.

www.newmuslimguide.com

2- A website for new Muslim converts who would like to learn their new religion in an easy and systematic way.

www.newmuslims.com

3- When you become a member of the New Muslim Academy, you'll have access to a great community of people and resources that are relevant to your needs.

newmuslimacademy.org

4- Islam Question & Answer is a site that aims to provide intelligent, authoritative responses to anyone's question about Islam.

https://islamqa.info/en

5- Islam house is the largest and the trusted free reference to introduce Islam in 115 languages.

Https://islamhouse.com/en